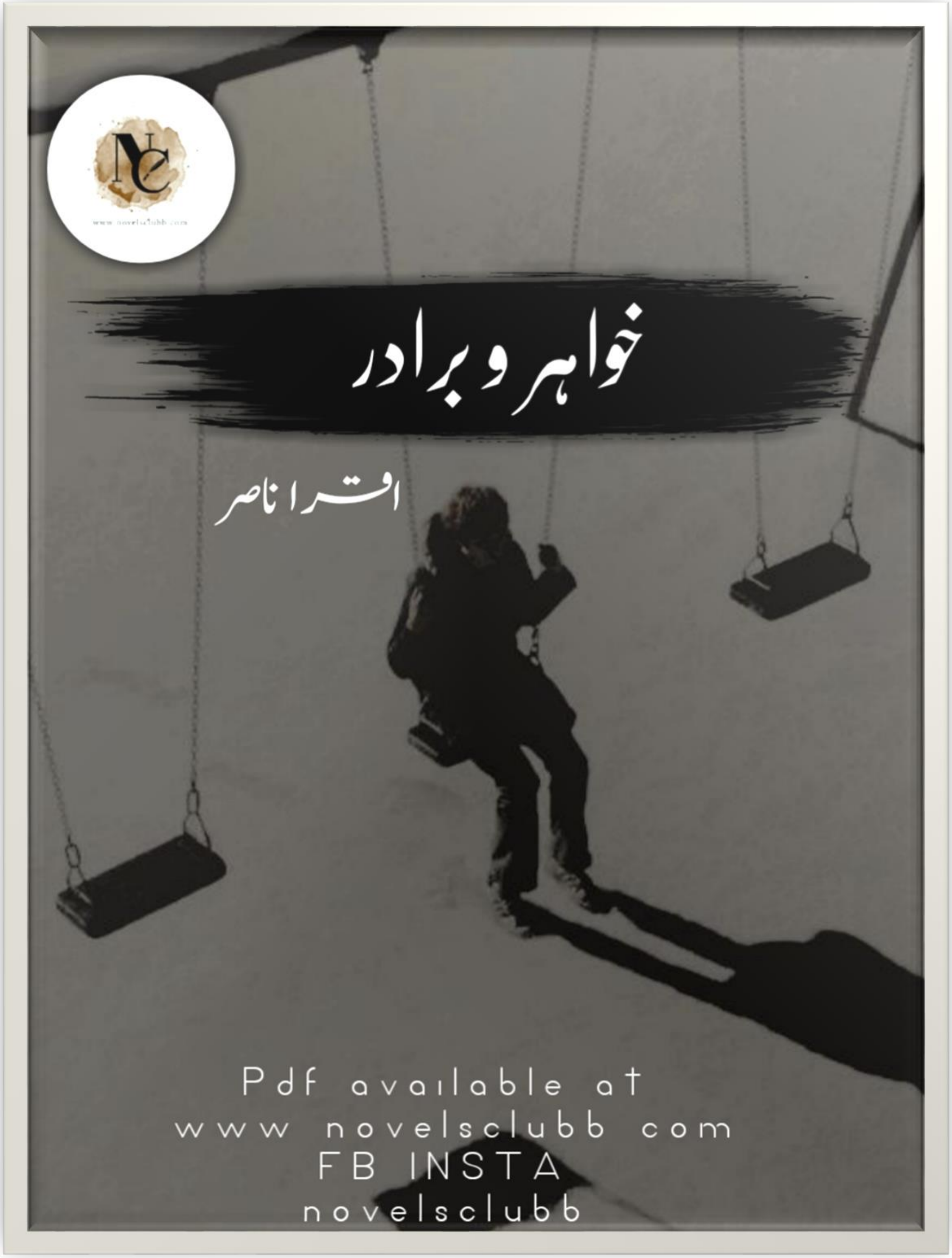
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"گڈ ایوننگ، مس عالیہ!!"

ریستوران کی بھوری دیواروں نے ایک وجیہہ شخص اور ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی کو آمنے سامنے کھڑا دیکھا۔ بھوری دیواریں خاموش مگر پر تجسس انداز میں انہیں غور سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آریان عالیہ کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔ دوسری طرف عالیہ بھی آریان کو دیکھ رہی تھی مگر اس کے چہرے پر آریان جیسی مسکراہٹ نہیں تھی بلکہ بے حد سنجیدگی تھی۔

"آیئے بیٹھے!" آریان نے اپنے سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عالیہ بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر سنجیدگی برقرار تھی۔آریان بھی دوبارہ بیٹھ گیا۔

"تو آپ کیا لے گی؟ چائے یا کافی؟" آریان نے اس سے پوچھا۔

"نہیں! میں یہاں آپ سے بات کرنے آئی ہوں، تو بہتر ہو گا کہ آپ ان تکلفات میں نہ پڑے اور کام کی بات پر آئے!"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اسے سنجیدگی سے منع کیا۔آریان نے بڑی دلچسپی سے سامنے بیٹھی سنہری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔عالیہ کی سنجیدگی اسے اچھی لگی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا بولیں آپ نے مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟"

"مسٹر آریان! آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے تو پہلے بات آپ کو شروع کرنی چاہیے۔"

عالیہ نے اس سے نظر ہٹائے بغیر اعتماد سے کہا۔عالیہ کے چہرے کو اگر غور سے دیکھو تو اس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والی گھبراہٹ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔وہ اب بلکل بااعتماد تھی۔

www.novelsclubb.com

آریان نے عالیہ کی بات سن کر سر کو خم دیا اور اپنی پینٹ کی جیب میں سے سفید ڈبیا نکالی اور میز کے درمیان میں رکھ دی۔عالیہ نے ڈبیا کی طرف نہیں دیکھا۔اس کی نظریں ابھی بھی آریان کی طرف تھی۔خاموش اور سنجیدہ۔

"آپ کی امانت!"آریان نے آہستگی سے کہا۔

عالیہ نے سفید ڈبیا کو ہاتھ نہیں لگایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اور کچھ کہنا ہے؟"

آریان نے سر نفی میں ہلایا۔"نہیں!"

"ٹھیک ہے تو اب آپ میری بات سنے!"

عالیہ نے جیسے اعلان کیا۔

"اگر آپ یہ سوچ رہے ہے کہ میں ان ائیر رنگز کے لیے آپ سے ملنے آئی ہوں تو آپ غلط ہے میں یہ لینے نہیں آئی، میں آپ سے ملنے آئی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ ایک پل کے لیے رکی اور آریان کا چہرہ دیکھا۔ آریان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

"میں ادھر اس لیے آئی ہوں تاکہ اپ کو بتا سکوں کہ مجھے اب آپ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا ہے۔اب آپ مجھے اس طرح ریستوران نہیں بلائے گے، آپ مجھے کال نہیں کریں گے اور اگر کبھی اتفاق سے ہم کہیں مل جائیں تو آپ نے ایسے ظاہر کرنا ہے کہ ہم ایک دونوں کو جانتے ہی نہیں ہے۔میں آپ کو واضح الفاظ میں منع کر رہی ہوں اور اگر آپ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو مجھے جو مناسب لگے گا میں وہ کروں گی۔"

آریان کی آنکھوں میں دلچسپی مزید بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! تو صاف کہے آپ مجھے دھمکی دینے آئی ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہی سمجھ لیجیے" عالیہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہو گی۔"

یہ کہہ کر عالیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ آریان بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ عالیہ جانے کے لیے مڑی تو اسے آریان نے پیچھے سے پکارا۔

"آپ اپنے ائیر رنگز دوبارہ بھول رہی ہے!" آریان نے سفید ڈبیا پکڑ کر عالیہ کی طرف بڑھائی۔ عالیہ نے ایک نظر سفید ڈبیا کو دیکھا اور پھر اسے پکڑ لیا۔ اب عالیہ کے قدم داخلی دروازے کی بجائے کونے میں رکھی کوڑے دان کی طرف تھے۔ عالیہ نے بڑی نزاکت سے ڈبیا کو کوڑے دان میں پھینک دیا۔

پھر مڑ کر آریان کو دیکھا۔وہ بھی عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کہا نا میں ائیر رنگز کے لیے نہیں آئی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ ریستوران کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ریستوران کی بھوری دیواروں نے عالیہ کو نکلتا دیکھا اور پھر آریان کو دیکھا جو عالیہ کو جاتا دیکھ رہا تھا۔کچھ دیر بعد کچھ ایسا ہوا جس کو دیکھ کر بھوری دیواروں کے لب صدمے سے مقفل ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ نے برگد کے درخت کے پیچھے دیکھا تو اس کے پیچھے کوئی اور نہیں بلکہ وہی گھنگرالے بالوں والا لڑکا تھا۔اس کے سیدھے ہاتھ کی کلائی کٹی ہوئی تھی جبکہ اس کے پاس ایک چھری پڑی تھی۔ چھری خون سے لت پت تھی اور آس پاس خون کے چھینٹے گرے ہوئے تھے۔

لڑکے نے برگد کے درخت سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور پاؤں زمین پر پھیلائے ہوئے تھے۔اس کی گردن ایک جانب ڈھلکی ہوئی تھی اور آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی۔دو تین منٹ کے وقفے کے بعد لڑکا درد کی شدت سے بلبلا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کریں۔اس نے اپنا موبائل نکالا اور ایمبولینس کو کال کی۔اس نے فون کال پر ساری صورتحال سے انہیں آگاہ کیا اور کال کاٹ دی۔کال ختم کر لینے کے بعد اس نے لڑکے کو دیکھا جو نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔

"سنو آنکھیں بند نہ کرو۔" جائی یانہ نے اونچی آواز میں بولا۔

لڑکے نے پٹ سے آنکھیں کھولی لیکن پھر دوبارہ آنکھیں بند کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم سن نہیں رہے ہو، میں کیا کہہ رہی ہوں؟" جائی یانہ نے اب کے غصہ میں کہا۔

"آپ----چچچ----للی----جججا-----ئے" وہ بند ہوتی آنکھوں سے بمشکل یہ کہہ پایا۔

"یہ تو آواز دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا!" جائی یانہ خود کو طنز سے باز نہ رکھ پائی۔

www.novelsclubb.com

"اب تم دوبارہ کیوں آنکھیں بند کر رہے ہو!" لڑکے کو آنکھیں بند کرتا دیکھ کر جائی یانہ نے دوبارہ ٹوکا۔

جائی یانہ کی بات کا لڑکے پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔ لڑکے کی کلائی میں سے خون ابل ابل کر نکل رہا تھا۔ اس کو روکنا انتہائی ضروری تھا۔ جائی یانہ کی توجہ جب لڑکے کے ہاتھ میں گئی تو اس نے فوراً یہ نتیجہ اخذ کیا۔

جائی یانہ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن اسے ایسا کچھ بھی نہیں ملا جسے وہ لڑکے کی زخمی کلائی پر باندھ سکے۔ جائی یانہ نے اپنا بیگ کھولا تو اس کی نظر اپنے رومال پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے رومال نکالا اور خون کے چھینٹوں سے بچتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔ لڑکے کو اپنی کلائی پر کچھ بندھتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی۔

"ررررہن۔۔۔۔۔۔ے۔۔۔۔۔دے"

لڑکے نے جب جائی یانہ کو اپنی کلائی پر رومال باندھتا دیکھا تو اس نے منع کرنا چاہا۔ جائی یانہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا۔

www.novelsclubb.com

دور سے ایمبولینس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"دیکھو تم حوصلہ رکھو۔جب تک ہسپتال نہیں پہنچ جاتے تم نے حوصلے سے کام لینا ہے۔ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

جائی یانہ رومال باندھنے کے بعد پیچھے ہو گئی۔اس نے زید کو ہوش میں رکھنے کے لیے اس سے نام پوچھ لیا۔وہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے ہی زید کو ہوش میں رکھ سکتی تھی۔

"زززز۔۔۔۔ید"اس نے بمشکل کہا۔اسے بتاتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زید!"جائی یانہ نے دہرایا جیسے تصدیق کروانا چاہ رہی ہو۔

زید نے سر کو خم دے کر تصدیق کی۔

اس کے بعد جائیانہ خاموش ہو گئی کیونکہ اسے اپنے سامنے ایمبولینس آتی دکھائی دے چکی تھی۔ایمبولینس ان کے پاس رکی اور اس میں سے دو آدمیوں نے اسٹریچر نکالا۔انہوں نے اسٹریچر پر زید کو اٹھا کر ڈالا اور اسٹریچر ایمبولینس میں رکھ دیا۔

جائیانہ زید کی حالت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اس نے خودکشی کی ہے اور یہ ایک پولیس کیس ہے۔اسے اب زید کے لیے ہسپتال انتظامیہ سے خود بات کرنی تھی۔اس لیے وہ خاموشی سے ایمبولینس میں بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال پہنچ کر ویسا ہی ہوا جیسا جائی یانہ نے سوچا تھا۔ ہسپتال کی انتظامیہ پولیس کے آئے بغیر زید کا علاج کرنے سے انکاری تھی اور جائی یانہ ان کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

جائی یانہ ایک طرف کھڑی تھی جبکہ ایک دو ڈاکٹرز اس کے مقابل میں کھڑے تھے۔ ان سب کے درمیان میں زید کا اسٹریچر تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔

جائی یانہ اپنے سامنے کھڑی ڈاکٹروں کو انسانیت کا درس دے رہی تھی جس کا سامنے کھڑے ڈاکٹروں پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔ان کے لیے یہ سب روز کی بات تھی۔

اتنے میں ان کے قریب سے لیب کوٹ پہنے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر گزرے۔انہوں نے چشمہ لگایا ہوا تھا اور گلے میں سٹیتھو سکوپ ڈالا ہوا تھا۔ان کے سر کے بال سفید تھے۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے ایک مصروف نظر دائیں جانب کھڑی سانولی رنگت والی لڑکی پر ڈالی جو سامنے کھڑے ڈاکٹروں کی بے پرواہی دیکھ کر اب غصے میں آگئی تھی اور اب ایک سانس میں انہیں اللہ کا خوف دلانے لگ گئی تھی۔

اس ادھیڑ عمر ڈاکٹر کو یہ سانولی لڑکی کچھ شناسا سی لگی۔ ابھی وہ کچھ آگے گئے ہی تھے کہ اچانک وہ پہچان گئے کہ یہ لڑکی کون ہے۔ وہ فوراً مڑے اور سانولی لڑکی کا چہرہ دیکھا۔ سانولی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر انہیں تصدیق ہو گئی تھی۔

"جائی یا نہ بیٹا!"

www.novelsclubb.com

ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے اس کا نام لیا۔جائی یانہ نے اپنا نام سنا تو اس کی نگاہیں ادھیڑ عمر پر مرکوز ہوئی۔

"حفیظ انکل!"

جائی یانہ کے منہ سے باختہ ادھیڑ عمر ڈاکٹر کا نام نکلا۔

ڈاکٹر حفیظ،اشفاق کے کالج کے زمانے کے دوست تھے۔ڈاکٹر حفیظ اکثر اشفاق کے مہمان ہوا کرتے تھے۔اس لیے وہ اشفاق کی تینوں بیٹیوں کو اچھے سے جانتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہاں کیا کر رہی ہو، سب خیریت تو ہے؟" ڈاکٹر حفیظ فکر مندی سے اس کے پاس آئے۔ جائی یانہ نے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے تحمل سے اس کی ساری بات سنی پھر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیا۔

"تم فکر نہیں کرو! میں سب سنبھال لوں گا۔"

انہوں نے اسے یقین دلایا اور اسٹریچر پر بے ہوش پڑے زید کو لے کر ایمرجنسی میں چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد جائی یانہ کو واقعی میں کچھ نہیں کرنا پڑا۔ ڈاکٹر حفیظ ہسپتال کے سب سے سنئیر اور بارسوخ ڈاکٹر تھے۔ ان کے ایک اشارے پر نہ صرف زید کا

علاج شروع ہوا بلکہ پولیس سے بھی ڈاکٹر حفیظ نے خود بات کی۔ تفتیش میں جائی یانہ کو شامل نہیں کیا گیا۔

ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے ہسپتال کی سفید راہداریوں میں اشفاق کو اپنی طرف آتا دیکھا۔ وہ نیلے رنگ کی کرسی پر بیٹھی اشفاق کو اپنے پاس آتا دیکھ رہی تھی۔ وہ جان گئی تھی کہ حفیظ انکل نے اشفاق کو اس سب کا بتایا ہو گا۔ جائی یانہ گھبرائی نہیں بلکہ پر سکون رہی۔ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا تھا جس پر وہ ڈرتی یا پریشان ہوتی۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک تو ہو!!" اشفاق نے اس کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے یہی پوچھا۔ اشفاق ہانپ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ حفیظ نے جیسے ہی انہیں اطلاع کی تھی اشفاق سب کام چھوڑ کر بھاگتے ہوئے ہسپتال پہنچے تھے۔

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"ہوا کیا تھا؟!" اشفاق نے اس سے پوچھا۔

جائی یانہ نے ساتھ رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔اشفاق بیٹھ گئے۔
جائی یانہ نے انہیں سب کچھ تفصیل سے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم یوں منہ اٹھا کر ہسپتال چلی آؤ؟" اشفاق نے اس کی ساری بات سن کر سخت لہجے میں پوچھا۔وہ جب غصے میں ہوتے تھے تو

جائی یانہ کو تم سے مخاطب کرتے تھے ورنہ پیار سے وہ آپ سے مخاطب کرتے تھے۔

"اس کو میری مدد کی ضرورت تھی!"

جائی یانہ نے ان کو آرام سے کہا۔وہ عالیہ یا عزاہ نہیں تھی جو بابا کو غصے میں دیکھ کر ڈر جاتی یا خاموش ہو جاتی۔وہ جائی یانہ تھی، اگر وہ حق پر ہوتی تو کسی سے بھی نہیں ڈرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ خود اپنے آپ کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ تم نے بلاوجہ کسی دوسرے کے معاملے میں خود کو پھنسایا۔ اگر حفیظ نہیں ہوتا تو تم جانتی ہو کتنا بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا!"

اشفاق نے اسے ڈانٹا۔

"بابا مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا اور کیا نہیں۔ لیکن اس نے مدد کے لیے مجھے بلایا۔ اس کی آواز میں اتنی تکلیف تھی کہ میں اسے چھوڑ کر نہیں آ پائی۔ اگر میں اس کی مدد کیے بغیر گھر آ جاتی تو یہ گلٹ میرے اندر ہمیشہ رہتا کہ میں کسی ضرورت مند کی مدد نہیں کر پائی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مدد کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ آپ کی مدد کہیں آپ کے گلے نہ پڑ جائے۔"

جائیانہ اشفاق کی بات سن کر اداس سا مسکرائی۔

"بابا کتنا عجیب ہے نا ہم بچپن میں، اپنے بڑوں سے یہی سنتے آئے ہے کہ دوسروں کی مدد کرو اللہ تمہیں تمہاری مدد کا اجر دے گا لیکن جب بچے کسی کی مدد کرتے ہے تو سب سے پہلے ہمارے بڑے ہی منع کرتے ہے کہ کیا ضرورت تھی پرائے مسئلہ میں ٹانگ اڑانے کی، کیا ملا دوسروں کی مدد کر کے۔ میں سمجھ نہیں پاتی ہوں آخر بچے اپنے بڑوں کی کس بات کا یقین کریں؟!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ کی بات سن کر اشفاق کے تنے اعصاب تھوڑے ڈھیلے پڑے۔اب کے جب وہ بولے تو ان کے لہجے میں پہلے والی سختی نہیں تھی۔

"دونوں باتیں بچوں کی بھلائی کے لیے کہی جاتی ہے۔ہم مدد کرنے کی بات اس لیے کرتے ہے تاکہ بچے ایک اچھے انسان بنے لیکن ان کو مدد کرنے سے باز اس لیے رکھتے ہے کہ بچہ کسی بڑی مشکل میں نہ پھنس جائے۔ماں باپ کو اپنا بچہ بہت عزیز ہوتا ہے۔بچوں کی حفاظت کے لیے ماں باپ خود غرض ہو جاتے ہے۔ بھلے ان کا بچہ مدد کر کے ایک عظیم انسان نہیں بن پائے گا لیکن وہ ان مصائب سے محفوظ تو ہو گا جو کسی کی مدد کرتے ہوئے اس پر آئی۔اسے تم ایک طرح سے ہمارے ڈبل اسٹینڈرڈ کہہ سکتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر جائی یانہ خاموش ہو گئی۔کچھ لمحات بعد ڈاکٹر حفیظ،اشفاق کے سامنے کھڑے تھے جبکہ جائی یانہ ابھی بھی کرسی پر بیٹھی تھی۔اس کی نظریں بہ ظاہر ہسپتال کے فرش پر تھی لیکن اس کے کان اشفاق اور حفیظ کی باتیں سننے میں مشغول تھے۔

"وہ اب خطرے سے باہر ہے۔اس کو ہوش کچھ گھنٹوں بعد آجائے گا۔پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ ہماری جائی یانہ اتنی ہمت والی ہے کہ ایسے سڑک پر پڑے زخمی لوگوں کو ہسپتال لے کر آئے اور ان کی خاطر ہسپتال کی انتظامیہ سے الجھ پڑے۔"حفیظ نے آخر میں جائی یانہ کی ستائشی انداز میں تعریف کی۔

جائی یانہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا بہت بہت شکریہ، حفیظ۔ تمہاری وجہ سے یہ سب معاملات اچھے سے ہینڈل ہو گئے۔ اگر تم نہیں ہوتے تو پولیس کیس بن جاتا اور جائی یانہ بھی اس کیس کا حصہ ہوتی۔ اور تم تو جانتے ہو تھانے کچہری میں کیسے کیسے لوگ ہوتے ہے۔"

"اشفاق تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ جائی یانہ میری بیٹی ہے۔ اس کی مدد کر کے میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔" حفیظ نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس لڑکے کے گھر والوں سے کیا آپ کا رابطہ ہوا ہے؟"

جائی یانہ نے اس سب معاملے میں پہلی دفعہ دخل اندازی کی۔

"اس لڑکے کے فون سے اس کی بہن کا نمبر ملا ہے۔ ہم نے اس کی بہن کو اس کے بھائی کی خودکشی کی اطلاع دے دی ہے۔ اب تو وہ آتی ہو گی۔"

"ہمیں بھی چلنا چاہیے!" اشفاق نے اپنے ہاتھ میں لگی گھڑی میں وقت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر کو خم دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اشفاق نے حفیظ سے ہاتھ ملایا اور ساتھ ساتھ ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔ وہ دونوں جانے کے لیے نکل پڑے۔ وہ گاڑی میں بیٹھے تھے کہ نوال کی کال آئی۔

"ضرور آپ نے اپنی اماں کو اطلاع نہیں دی ہو گی۔"

جائی یا نہ کچھ بولے بغیر ڈھٹائی سے مسکرائی۔اشفاق کو اپنا جواب مل گیا۔

انہوں کال اٹینڈ کی۔

"اشفاق جائی یا نہ ابھی تک گھر نہیں آئی!"نوال کی فکر مند آواز فون کے سپیکر سے ابھری۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ فکر نہ کریں وہ میرے ساتھ ہے ہم دونوں گھر آ رہے ہیں۔"

"وہ آپ کے پاس ہے! سب خیریت تو ہے نا یہ تو آپ کے آفس کا ٹائم ہے! آپ ہے کہاں؟"

"میں گھر آ جاؤں پھر تفصیل سے بات کریں گے۔"

یہ کہہ کر اشفاق نے کال کاٹ دی اور جائی یانہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اماں کیا کہہ رہیں تھیں؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"آپ کی گمشدگی کی اطلاع دے رہی تھی؟" اشفاق نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

"اماں غصے میں تھی؟" جائی یانہ نے اشفاق کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"بہت!"

www.novelsclubb.com

"گھر جا کر آپ سب کو کیا بتائے گے؟"

جائی یانہ کے پوچھنے پر اشفاق نے مختصر سا جواب دیا۔

"وہی جو ہوا ہے!"

"یوں تو مجھے ڈانٹ پڑے گی!" جائی یانہ نے منہ بنا کر کہا۔

"جی آپ کو ڈانٹ پڑے گی اور پڑنی بھی چاہیے۔ آپ کی حرکتیں ہی ایسی ہے کہ آپ کو اپنی اماں کے جوتیاں پڑے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بات ہوئی۔ آپ میری سائیڈ نہیں لے گے۔"

"میں کسی کی سائیڈ نہیں لوں گا اور آپ خاموشی سے اپنی ماں کی ڈانٹ سنے گی ورنہ میں بھی آپ کو ڈانٹوں گا۔"

اشفاق کی بات سن کر جائی یا نہ منہ بسور کر بیٹھ گئی۔ایک تو اس نے نیکی کی اوپر سے اس کو ہی ڈانٹ پڑے گی واہ کیا بات ہے!

****

**

www.novelsclubb.com

عالیہ جب گھر داخل ہوئی تو نوال کی گرج دار آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔عالیہ نے لاؤنج میں جھانکا تو منظر کچھ یوں تھا کہ نوال صوفے پر بیٹھی اپنے سامنے کھڑی جائی یانہ پر برس رہی تھی۔اشفاق نوال کے ساتھ بیٹھے اپنے موبائل پر آئی کچھ ای میل چیک کر رہے تھے اور جائی یانہ سر جھکائے خاموشی سے ڈانٹ سن رہی تھی۔ڈانٹ سننے کے ساتھ ساتھ وہ ایک مدد طلب نظر اشفاق پر بھی ڈال رہی تھی جس کا اشفاق کوئی رسپانس نہیں دے رہے تھے۔

عالیہ ان کو ایسے ہی چھوڑ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔اس کے اعصاب تھکن کا شکار تھے۔اس نے پرس بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر گر گئی۔

www.novelsclubb.com

ریستوران سے نکلنے سے گھر آنے تک عالیہ بس اپنی اور آریان کی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔یہ باتیں سوچتے سوچتے اب اس کا سر درد کرنے لگ گیا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے خیالات کو جھٹک نہیں پا رہی تھی۔

"کیا میں نے صحیح کیا؟ کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کہہ دیا؟ میں نے اس کے سامنے ائیر رنگ کچرے میں پھینک کر اسے شرمندہ تو نہیں کیا۔"

اسی قسم کی ہزاروں سوچیں اس کے ذہن میں ابھر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا موبائل اپنے پاس پڑے پرس سے نکالا اور کال لاگ پر آئی۔اس کے سامنے آریان کا نمبر تھا۔اس نے نمبر کو بلاک کر دیا۔

اس کے بعد اس نے نمرہ کو کال کی اور ساری بات بتائی۔

"تم نے ائیر رنگز کچرے میں پھینک دیے!" ساری بات سن کر نمرہ نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں!"

www.novelsclubb.com

"اسے کتنا برا لگا ہو گا!"

"لگتا ہے تو لگتا رہے۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔" عالیہ نے بے نیازی دیکھانا چاہی لیکن دور کہیں اسے بھی آریان کے لیے برا لگ رہا تھا۔

"اور تم نے اسے دھمکی کس لیے دی۔ تم آخر کرو گی کیا؟"

"کچھ نہیں۔ وہ تو بس یونہی بول دیا کہ جو مناسب لگے گا میں وہ کروں گی۔ یہ کوئی دھمکی تو نہیں تھی۔"

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو!" نمرہ نے تاسف سے بولا۔

"بالکل!" عالیہ نے بغیر کسی جھجک کے اعتراف کیا۔

"تو اب تم اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھو گی!"

"نہیں! میں نے اس کا نمبر بھی بلاک کر دیا ہے اور اب کبھی کہیں مل گیا تو میں اسے پہچاننے سے انکار کر دوں گی۔ اگر اس میں عزت نفس ہو گی تو خود کبھی دوبارہ رابطہ قائم نہیں کرے گا اور اب تم بھی آئندہ اس موضوع کے متعلق بات نہیں کرو گی۔"

"لیکن مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے تم مجھے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئی؟" نمرہ کا لہجہ تیکھا تھا۔

"میں جنگ لڑنے نہیں جا رہی تھی جو پورا شہر جمع کرتی!"

کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد عالیہ نے بات ختم کر دی۔

****

زینب ایک ہاتھ سے دروازہ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے گال پکڑے کھڑی تھی۔اس کی سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔دروازے کی دوسری طرف مریم کھڑی تھی۔غصے سے ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک دوسرے کو چند پل دیکھے گئے۔زینب کی نظروں میں حیرانی تھی جبکہ مریم کی نظروں میں غصہ۔

"تم نے کیا کہا تھا؟ام ہانی کس دوست کے گھر گئی ہے۔ہاں بولو!" مریم نے زینب کا ایک کندھا پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"سس۔۔سچ۔۔مم۔میں۔۔۔۔۔!"زینب سے کچھ بھی کہا نہ گیا۔وہ تو حیران تھی کہ اچانک اس کی چچی کو کیا ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

مریم نے اس کا کندھا بہت زور سے پکڑا ہوا تھا۔زینب کو لگا گر مریم نے کچھ پل اور اس کا کندھا پکڑا تو وہ ٹوٹ جائے گا۔

ایسے میں نوال اچانک سے آئی اور زینب کو مریم کی مضبوط گرفت سے چھڑوایا۔

"امی آپ کیا کر رہی ہے۔اپنے آپ کو سنبھالے!"نوال مریم کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔اس نے بڑی مشکل سے اپنی ماں کو کرسی پر بٹھایا۔

مریم کے سامنے سے ہٹنے سے زینب کے سامنے کا منظر واضح ہوا۔اس کو امہانی کچھ دور کھڑی دکھائی دی۔اس نے یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے۔وہ آگے آئی اور ہمت کر کے مریم سے پوچھا۔

"چچی آخر ہوا کیا ہے؟"

"نوال اس سے کہہ دو میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔"

مریم نے کرسی پر بیٹھے ہوئے زینب سے چہرہ موڑ لیا۔وہ ابھی لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ تو بتائے کہ آخر میرا قصور کیا ہے؟" زینب کے لہجے میں اب بے بسی صاف جھلکی۔

"تم نے پہلے ام ہانی کی الٹے سیدھے کاموں میں مدد کی ہے اور ہم سے ایسے پوچھ رہی ہو جیسے تم نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔" زینب کے سوال کا جواب مریم کی بجائے نوال نے دیا۔

"میں نے کیا کیا؟!" زینب کو نوال کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ پہلے مریم اور نوال دونوں اشاروں کنایوں میں بات کر رہے تھے۔ کوئی بھی کھل کر زینب کو بات نہیں بتا رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کیا ہے!"

اشفاق اچانک اپنے کمرے سے نکلے اور عین زینب کے سامنے کھڑے ہو گئی۔اشفاق کو گھر میں اس وقت موجود دیکھ کر زینب مزید الجھ گئی۔

"پہلے تم نے ایک لڑکے کو ام ہانی کے پیچھے لگایا۔اس کے ساتھ تم نے ام ہانی کو غلط راستوں کی طرف مائل کیا اور ہم سب سے جھوٹ بولا کہ ام ہانی ایک دوست سے ملنے گئی ہے۔اب پتا چلا تم نے کیا کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق تھی۔اس کے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جائے گا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے!"

زینب نے اپنی صفائی دینا چاہی۔ زینب کی آواز کانپ رہی تھی۔ اشفاق اس کی بات پر طنزیہ مسکرائے۔

"اچھا اسی لیے جب میں نے ام ہانی اور اس لڑکے کو بازار میں رنگے ہاتھوں پکڑا تو وہ لڑکا چیخ چیخ کر تمہارا نام لے رہا تھا کہ ام ہانی کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ زینب نے ام ہانی کو اس کے پاس بھیجا ہے اور ام ہانی نے بھی مجھے ایک ایک بات

www.novelsclubb.com

بتائی کہ اس کی کوئی غلطی نہیں تھی تم نے اس لڑکے کو ام ہانی کی جانب بھیجا تھا۔ کتنا جھوٹ بولو گی آخر زینب کتنا جھوٹ بولو گی۔"

آخری بات اشفاق نے اس قدر حقارت سے کہی کہ زینب کا بے اختیار ڈوب مرنے کا دل چاہا۔

"اس لڑکے نے جب تمہارا نام لیا تو میرا دل چاہا کہ میں تمہارا گلہ گھونٹ دوں لیکن تمہیں دیکھ کر مجھے اس قدر گھن آ رہی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہیں تمہیں ہاتھ لگانے سے میرے اپنے ہاتھ ناپاک ہو جائے۔"

www.novelsclubb.com

زینب اس سے زیادہ نہیں سن سکتی تھی۔اس کا وجود اتنی حقارت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔اشفاق بھی شاید اپنے اندر کا سارا زہر الفاظ کے ذریعے زینب کے کانوں میں ڈال چکے تھے اس لیے وہ مریم کی طرف مڑے۔

"آئندہ کے بعد آپ ام ہانی کو اکیلے کالج نہیں بھیجے گیں۔میں ام ہانی کو خود کالج چھوڑوں گا اور خود کالج سے لاؤں گا اور جہاں تک اس کی بات ہے تو آپ اس کی حرکتیں چچا کو بتا دے لیکن ام ہانی کا نام نہیں لیجیئے گا میں نہیں چاہتا ام ہانی کسی اور کی سزا بھگتے۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے زینب کے متعلق بات کرتے ہوئے اس کا نام تک لینا گوارہ نہیں کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشفاق مزید کچھ کہہ رہے تھے لیکن اب زینب کا دماغ بلکل سن ہو چکا تھا۔وہ کچھ نہیں سن پائی۔ تھوڑی دیر بعد زینب نے پہلے اشفاق کو جاتا دیکھا پھر مریم کو اور پھر نوال اور ام ہانی کو۔

اب اس جگہ صرف زینب تنہا رہ گئی تھی۔ہمیشہ کی طرح!

اس نے سوچنا چاہا آخر اسے کہاں جانا چاہیے۔دماغ کی طرف سے اسے کوئی رسپانس نہیں ملا۔اسے کچھ دیر پہلے کا تماشا ایک خواب لگنے لگا۔ڈراؤنا خواب!

www.novelsclubb.com

اگر یہ خواب تھا تو اب تک اسے اٹھ جانا چاہیے تھا۔ہاں اسے اب اٹھ جانا چاہیے تھا۔وہ قدم قدم بڑھتی برآمدے میں لگے نل کے پاس پہنچی۔زینب نے آہستہ آہستہ نل کو گھمایا۔پانی کی دھار نل سے سیدھی زمین پر گرنے لگی۔اس نے پانی ہاتھ میں بھرا اور اپنے منہ پر چھینٹا مارا۔اس کے بعد وہ یکے بعد دیگرے پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارتی چلی گئی لیکن کوئی اثر نہ پڑا۔جب زینب کو یقین آگیا کہ یہ سب ایک ڈراؤنا خواب نہیں بلکہ ایک تلخ حقیقت ہے تو اس نے نل بند کر دیا۔

اگر یہ حقیقت تھی تو حقیقت ہی سہی۔وہ اپنی آنکھوں کی نمی بے دردی سے رگڑتی اپنے کمرے کی جانب جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

*

اگلی صبح جائی یانہ،نوال کادوبارہ ایک اچھاخاصا لیکچر لے لینے کے بعد
اب اشفاق کی گاڑی میں بیٹھی تھی۔گاڑی یونیورسٹی کی طرف گامزن تھی۔

جب یونیورسٹی کچھ قریب پہنچی تو جائی یانہ نے بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا! آپ سے ایک بات کرنی ہے؟!"

"بولو!"

"کیا میں یونیورسٹی سے جلدی فارغ ہو کر اس لڑکے سے ہسپتال ملنے جاسکتی ہوں؟"

"کیوں؟!"

"بابا ہم کل بھی جلدی چلے گئے تھے۔اس کی خیریت بھی نہیں پوچھ پائے تھے اس لیے میں نے سوچا کہ آج ہسپتال اس سے ملنے چلی جاؤں!"

www.novelsclubb.com

"جائی یا نہ آپ اچھے سے جانتی ہو کہ میں نے اپنی کسی بیٹی کو اتنی چھوٹ نہیں دی ہوئی ہے جتنی میں نے آپ کو دی ہے۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ اس طرح کسی غیر مرد سے ملنے جائے۔ میرے کچھ اصول ہے اور میں اسے توڑنے کی اجازت کسی کو نہیں دوں گا۔"

"بابا! میں نے آپ سے اجازت اسی لیے لی تھی کہ آپ میرے بغیر بتائے جانے پر ناراض ہوتے۔ میں اگر چاہتی تو میں بغیر بتائے بھی ہسپتال جا سکتی تھی لیکن میں اب ہر گز نہیں جاؤں گی۔ جس بات سے آپ نے منع کر دیا، آپ اچھے سے جانتے ہے وہ کام میں ہر گز نہیں کرتی ہوں۔"

اس کی آخری بات سن کر اشفاق مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی بات پر پورا عمل کرو گی۔"

کچھ لمحات بعد ان کی گاڑی یونیورسٹی کے سامنے تھی جائی یانہ نے باہر جانے کے لیے دروازہ کھولا تو اسے اپنے پیچھے سے اشفاق کی آواز سنائی دی۔

"وہ لڑکا رات کو ہسپتال سے ڈسچارج ہو گیا تھا۔"

جائی یانہ کا دروازہ کھولتا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

جائی یا نہ ایک ہاتھ سے دروازے کو پکڑے مڑی۔اشفاق اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کیا سچ میں؟"

اشفاق نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

"حفیظ سے کل رات میری بات ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس کی بہن نے کل رات ہی اسے ڈسچارج کروا دیا ہے۔اس کی حالت بھی بہتر تھی اس لیے حفیظ نے زیادہ زور نہیں دیا۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر جائی یانہ نے سکون کا سانس لیا۔

"یہ تو اچھی بات ہے کہ اس کی طبیعت ٹھیک ہے!"

یہ کہہ کر جائی یانہ گاڑی سے اتر گئی اور یونیورسٹی کے صدر دروازے تک پہنچ گئی۔اس کو بس زید کی فکر تھی اب اگر وہ ٹھیک ہو چکا ہے تو اس سے ملنے کا جواز ہی نہیں رہا۔

www.novelsclubb.com

****

آدھی رات ہو رہی تھی۔ سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔

بس ایک وہی تھی جو چھت پر بیٹھی بادلوں کی اوٹ میں چھپے چاند کو ڈھونڈ رہی تھی۔

زینب کا یہ معمول بن گیا تھا جب بھی وہ اداس ہوتی تو وہ رات کو جاگ کر چاند کو دیکھا کرتی تھی۔ کچھ پل دیکھ لینے کے بعد وہ چاند کے خوبصورت منظر کو اپنے کیمرے کی یاداشت میں قید کر لیتی تھی۔

اس نے اشفاق کا کیمرہ استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اشفاق کو پتہ چلا کہ وہ ان کا کیمرہ استعمال کرتی ہے تو یقیناً اگلے دن زینب کو کیمرہ کوڑے دان کے ڈبے میں ملتا۔ زینب نے پیسے جمع کر کے اپنے لیے کیمرہ خریدہ تھا۔

یہ اشفاق کے کیمرے جتنا اچھا تو نہیں تھا لیکن زینب کو اس میں فوٹوز لیتے ہوئے زیادہ مزا آتا تھا کیونکہ یہ اس کا اپنا تھا۔

چاند ابھی بادلوں کی اوٹ میں چھپا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئی اور آج ہونے والے تماشے کو یاد کرنے لگی۔ اس کے ذہن کی اسکرین پر آج شام کا منظر ابھرنے لگا۔

زینب نے اپنے آپ کو گھر کے برآمدے میں کھڑا دیکھا بلکل جیسے کوئی مجرم کٹہرے میں کھڑا ہو۔ اس کے بلکل سامنے حسن چارپائی پر بیٹھے تھے۔ ان کی دائیں طرف مریم کرسی پر جبکہ اشفاق مریم کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔

اشفاق حسن کو زینب کے "کارنامے" بتا رہے تھے۔ایسے کارنامے جن کا خود زینب کو بھی نہیں پتا تھا کہ اس نے یہ کارنامے سرانجام دیے ہے اور یہ کارنامے زینب کی ایک ایسی کلاس فیلو نے اشفاق کو بتائی تھی جس سے زینب مل ہی نہیں پائی تھی۔

مریم بلکل خاموش بیٹھی تھیں۔وہ یہ نہیں چاہتی تھیں کہ زینب یوں بدنام ہو، لیکن اپنی بیٹی کا نام نہیں لے سکتی تھیں۔یہ ان کی ایک مجبوری تھی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر حسن نے ایک نظر سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔
ان کی نظر میں ایک ایسا تاثر تھا کہ زینب کو اپنا آپ گرا ہوا محسوس ہوا۔انہوں نے زینب کو ایک لفظ بھی نہیں کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

برآمدے میں موجود تمام نفوس حسن کے اچانک کھڑے ہو جانے پر حیران ہوئے۔

"آپ کچھ نہیں کہے گے؟"اس تمام معاملے میں مریم پہلی دفعہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کل اپنا فیصلہ سناؤں گا!" حسن کے انداز سے زینب جان گئی کہ یہ فیصلہ اس کے حق میں ہر گز نہیں ہو گا۔

زینب اپنے آنسو اندر اتارتے ہوئے چلی گئی۔اس کی بات کسی نے نہیں مانی تھی۔ حسن کو بھی اس پر اعتبار نہیں تھا۔اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر دیا اور رات کو جب سب سو گئے تو وہ چھت پر آگئی تھی۔تب سے اب تک وہ چھت پر ہی تھی۔

زینب چھت پر بیٹھی یونہی سوچتی رہتی اگر نیچے برآمدے سے اسے پانی کا نل چلنے کی آواز نہیں آتی۔ نل کی آواز سن کر زینب کرنٹ کھا کر اٹھی۔اس وقت کون اٹھ سکتا ہے لیکن پھر اسے یاد آیا کہ حسن اکثر تہجد پڑھنے کے لیے رات کے اس پہر اٹھتے ہے۔

اس نے نیچے کی جانب خاموشی سے جھانکا تو اس کی توقع کے عین مطابق اسے حسن وضو کرتے دکھائی دیے۔

وہ خاموشی سے انہیں وضو کرتا دیکھتی رہی۔ وضو کرنے کے بعد حسن اندر کی طرف غائب ہو گئے۔ چند پل بعد حسن دوبارہ برآمدے میں آئے۔ اس بار ان کے ہاتھ میں جائے نماز بھی تھی۔ انہوں نے برآمدے میں جائے نماز بچھائی اور نیت باندھ کر ہاتھ تکبیر کے لیے کان تک لے گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل زینب انہیں دیکھتی رہی پھر آرام سے وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی حسن کے پاس پہنچ گئی۔ حسن صاحب قدرے اونچی آواز میں

درودِ ابراہیم پڑھ رہے تھے۔زینب ان کے پاس بیٹھ گئی۔حسن زینب کو اپنے پاس بیٹھتا محسوس کر چکے تھے لیکن وہ اپنی نماز میں مگن رہے۔

کچھ دیر بعد حسن سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنے اذکار پڑھنے لگے۔

انہوں نے زینب کی جانب دیکھا بھی نہیں۔زینب بھی انہیں نہیں دیکھ رہی تھی اس کی نظریں بھی فرش پر جمی تھی۔زینب کی آواز یکدم ابھری۔اس کے لہجے میں گلہ صاف واضح تھا۔

"آپ کو پتہ ہے چچا!چچی اکثر مجھے آپ کے اور بابا کی دوستی کی باتیں بتاتی ہے۔انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ دونوں کو ایک دوسرے پر بڑا یقین تھا۔آپ دونوں کی محبت مثالی تھی۔لوگ اکثر آپ دونوں کے درمیان موجود محبت پر رشک کرتے تھے بلکہ حسد کرتے تھے۔"

حسن کے چہرے کے تاثرات بدلے لیکن انہوں نے ابھی بھی زینب
کی طرف نہیں دیکھا۔زینب فرش پر بے مقصد انگلی سے لکیریں کھینچتی اپنی بات
جاری کرے رکھی۔

"میں سوچتی تھی آپ دونوں اگر ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے
تھے تو ضرور بابا کے جانے کے بعد آپ نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا ہو گا!"

احمد کی موت کا زخم حسن کے دل میں آج بھی تازہ تھا اور اس وقت
زینب ان ہی زخموں کو کھرچ رہی تھی۔احمد کا ذکر سن کر حسن کی آنکھ سے ایک
آنسو نکلا جو ان کے گال سے ٹپک کر ان کی قمیض میں جذب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"جب آپ کو کوئی ایسا شخص چھوڑ کر جاتا ہے جس سے آپ بے پناہ پیار کرتے ہے تو یہ تکلیف سہی نہیں جاتی۔آپ کا وہ بھائی جس کے ساتھ بچپن اور جوانی گزاری اس کو بھلا تو نہیں جا سکتا۔ہے نا؟"

اس کے سوال کا حسن نے جواب نہیں دیا۔زینب کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

"لیکن آپ تو نہیں بھول گئے!"

www.novelsclubb.com

الفاظ تھے یا صور جو زینب نے حسن کے کانوں نے پھونکے تھے۔

انہوں نے تڑپ کر پہلی بار زینب کو دیکھا جو ابھی بھی انہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ بھول گئے انہیں، اس لیے تو آپ کے لیے احمد کی بیٹی کے کردار پر شک کرنا اتنا آسان ہو گیا۔ آپ اپنے بھائی احمد کو بھول گئے اس لئے تو مجھ سے کچھ پوچھے بغیر میرے لیے فیصلہ کر لیا۔ آپ سب کچھ بھول گئے جو آپ کے بڑے بھائی نے آپ کے لیے کیا۔ یاد رہے تو بس اشفاق بھائی رہے جنہوں نے میرے کردار پر، زینب احمد کے کردار پر، اس احمد کی بیٹی کے کردار پر جس احمد سے آپ کا ایک رشتہ ہو کر بھی سو رشتے نکلتے ہے، اس کی بیٹی پر الزام لگا یا۔"

"میں احمد کو نہیں بھولا ہوں!" حسن کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ بھول گئے ہے انہیں!" اب کی دفعہ فرش پر زینب کا آنسو گرا۔

"آپ بھول گئے، اس لیے تو آج آپ نے اشفاق بھائی کی بات سن کر، جوان کے بقول میری کسی کلاس فیلو نے انہیں بتائی ہے، پر بھروسہ کر لیا۔ اگر آپ کو احمد یاد ہوتا تو آپ مجھ پر بھروسہ کرتے۔"

"میں نے کوئی فیصلہ نہیں سنایا!" حسن نے کی آواز نم محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے فیصلہ سنایا نہیں لیکن فیصلہ لے لیا ہے۔ کل آپ اس کا اعلان کر دے گے۔ آپ مجھے خود بتائے کہ اگر بابا ایسی بات سنتے تو کیا ایک لمحہ بھی ضائع کرتے میرے کردار کی گواہی دینے میں؟"

اس بات پر حسن نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔

"میرا یقین کریں چچا میرے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ ایک دفعہ چچی نے مجھے بتایا تھا کہ بابا پر کسی نے کوئی جھوٹا الزام لگا دیا تھا۔ انہوں نے بس ایک دفعہ اپنی سچائی کا بتایا اور پھر بابا وہاں سے چلے گئے جہاں ان پر الزام لگا تھا۔ بابا نے اپنے مخالفوں کو مزید کوئی صفائی پیش نہیں کی۔ آج میں بھی وہی کروں گی، اگر آپ کو مجھ پر اعتبار کرنا ہے تو کر لے اور اگر نہیں کرنا چاہتے تو بھی آپ کی مرضی ہے میں آپ پر کوئی دباؤ نہیں ڈالوں گی!"

وہ اٹھ کر جانے لگی تو حسن نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں تمہاری اس ایک بات پر کیسے یقین کرلوں کہ تم بے قصور ہو؟"

زینب کے قدم رکے۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس کی سیاہ آنکھیں نم اور اس میں سرخ ڈوریاں پڑی ہوئی تھی۔اس کے لب ایک اداس مسکراہٹ میں ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

"یقین تو آپ نے اشفاق بھائی کی بھی اسی ایک بات پر کیا تھا کہ میں قصوروار ہوں۔"

یہ کہہ کر زینب رکی نہیں بلکہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے حسن اپنے عمل کا احتساب کر رہے تھے۔

****

"تم کیا کہہ رہی ہو؟!"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے چہرے پر بے یقینی تھی۔اس کے سامنے بیٹھی نمرہ بڑے آرام سے اسے دیکھ رہی تھی۔ارد گرد جھانکوں تو وہ دونوں اس وقت ایک خالی کلاس روم میں بیٹھے تھے۔عالیہ اور نمرہ ایک ساتھ بینچ پر بیٹھی تھی۔

"اس میں اتنی بے یقینی کی کیا بات ہے؟ بھائی کو تم اچھی لگتی ہو۔ہی لائک یو!"نمرہ نے اسے آرام سے جواب دیا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے!"عالیہ ابھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے پہلے تو مجھے بھی نہیں آرہا تھا!"

"تم نے مجھے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟!" اب عالیہ نے غصے سے پوچھا۔

"میں کیا بتاتی مجھے تو خود کچھ دنوں پہلے پتا چلا ہے کہ بھائی تم سے پیار کرتے ہے لیکن تب تم آریان والے مسئلے میں پھنسی ہوئی تھی تو میں نے بتانا مناسب نہیں سمجھا۔" نمرہ نے اسے وضاحت دی۔

"اوہ گاڈ! میں اور شایان! نہیں، کبھی نہیں، ہرگز نہیں!" عالیہ سوچتے ہوئے خود ہی اپنے خیالوں کو جھٹک رہی تھی۔

"ویسے میں اس بات پر بڑی خوش ہوتی کہ تم میری بھابھی بنو گی لیکن یہاں ایک مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم شایان بھائی کی بیوی بنو گی، شایان بھائی کی!"

"کیوں؟ اس میں کیا مسئلہ ہے؟" عالیہ نے نمرہ سے پوچھا۔

نمرہ کی چلتی زبان کو یکدم بریک لگا۔ عالیہ کے بولنے پر نمرہ کو احساس ہوا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔ وہ یکدم خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

تم خاموش کیوں ہو گئی ہو؟ کچھ تو بولو!" عالیہ کو نمرہ کی خاموشی پر ٹھٹکی۔

"میں نے تو بس ایسے ہی کہہ دیا۔۔۔۔۔۔۔"نمرہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔وہ جان گئی تھی کہ تیر کمان سے نکل گیا ہے۔

"تم یوں بات نہیں بدل سکتی ہو۔تم سچ سچ بتاؤ کہ تمہاری بات کا کیا مطلب ہے۔تمہیں ہماری دوستی کی قسم!"

عالیہ نے انتہائی جذباتی پن میں بولا جبکہ نمرہ عالیہ کے قسم دینے پر بتانے پر مجبور ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو! میرا بھائی ہے تو اچھا لیکن۔۔۔!" نمرہ نے دوبارہ بات اُدھوری چھوڑ دی۔

"لیکن کیا؟" عالیہ کی سنہری آنکھوں میں الجھن بڑھ گئی۔

"لیکن وہ تھوڑے غصے کے تیز ہے۔ جب وہ غصے میں ہوتے ہے تو وہ اپنے سامنے کسی کو بھی نہیں دیکھتے ہے۔ ان کا غصہ بہت خطرناک ہے اور وہ۔۔۔۔" نمرہ نے دوبارہ بات کو ادھورا چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

تم ایک دفعہ میں کیوں نہیں بتادیتی ہو!" عالیہ نمرہ کی بات کو بار بار ادھورا چھوڑنے پر بری طرح جھنجھلائی۔

"اور بھائی تھوڑے سے شکی مزاج ہے اور وہ ہر وقت اپنی بات منوانا چاہتے ہے۔" نمرہ نے گردن جھکا کر انتہائی دھیمی آواز میں عالیہ کو سچائی بتائی۔

دوسری طرف عالیہ یہ سن کر مزید گھبرا گئی۔ شایان پہلے ہی ایک لائف پارٹنر کے طور پر اس کے معیار پر پورا نہیں اتر رہا تھا۔ نمرہ کی باتیں سن کر تو شایان اب عالیہ کو اپنے قابل ہی نہیں لگا۔

"دیکھو میرے بھائی میں لاکھ برائیاں سہی لیکن وہ تم سے پیار کرتے ہے۔ مجھے یقین ہے وہ اپنے آپ کو تمہارے لیے بدل لیں گے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے تاثرات دیکھ کر نمرہ نے اپنے بھائی کی وکالت کرنا چاہی

"کوئی کسی کے لیے نہیں بدلتا ہے۔انسان جیسی فطرت کا ہوتا وہ ہمیشہ ویسا ہی رہتا ہے۔بس فرق اتنا ہے کہ وہ اپنے اصل کو کچھ وقت کے لیے لوگوں سے چھپا لیتا ہے لیکن وہ ہمیشہ ایسا نہیں کر سکتا ہے۔ کبھی نہ کبھی اس کا اصل لوگوں کے سامنے کھل جاتا ہے!" عالیہ نے اپنا فلسفہ پیش کر کے نمرہ کی کمزور دلیل کو رد کیا۔

"اچھا تم پریشان تو نہ ہو! تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے ماما تمہارے گھر بھائی کا رشتہ لے کر آگئی ہے۔" نمرہ نے اسے تسلی دی۔

"اسی بات کی تو فکر ہے، اگر پھپھو میرے لیے شایان کا رشتہ لے کر آگئی تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا"

کچھ دیر کے لیے دونوں خاموش ہو گئے۔اچانک عالیہ کے ذہن میں ایک بات آئی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ شایان مجھے پسند کرتا ہے؟"عالیہ نے وہ سوال اب پوچھا جو اصولاًاُسے سب سے پہلے پوچھنا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھائی کی الماری سیٹ کر رہی تھی تب مجھے ان کی دراز میں سے تمہاری فوٹوز ملی۔اس پر لال پین سے دل کے نشان بنے ہوئے تھے۔"نمرہ کی بات سن کر عالیہ کی پریشانی کچھ کم ہوئی۔

"ہو سکتا ہے کہ شایان نے یونہی میری فوٹوز دراز میں رکھ دی ہو اور تم نے اس بات کا غلط مطلب نکال لیا ہو۔"

عالیہ کی بات سن کر نمرہ نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو "تم کچھ بھی نہیں سمجھتی ہو"۔

www.novelsclubb.com

"میرا بھائی ایسے لڑکیوں کی فوٹوز اپنے پاس رکھنے والے لڑکوں میں سے نہیں ہے اور کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ تم جب بھی ہمارے گھر آتی ہو تو بھائی تمہیں کیسے پروٹوکول دیتے ہے کوئی اندھا بھی دیکھے گا تو سمجھ جائے گا۔" نمرہ کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

عالیہ نمرہ کی باتوں کا کوئی جواب نہ دے پائی۔ نمرہ کی بات صحیح تھی عالیہ جب بھی زینب کے گھر جاتی تھی شایان اس کا ہمیشہ گرمجوشی سے استقبال کرتا تھا۔ عالیہ کو چپ دیکھ کر نمرہ نے عالیہ کا چہرہ غور سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آخر تمہیں میرا بھائی اتنا پسند کیوں ہے؟"

نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے آیک ٹھنڈی آہ بھری۔

"کیوں کہ مجھے شایان میرے بابا جیسا لگتا ہے۔ بابا ایک آئیڈیل باپ ہے مگر مجھے یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ ایک اچھے شوہر نہیں ہے۔ میں نے ساری زندگی اماں کو بابا کے سامنے جھکا ہوا پایا ہے۔ اگرچہ بابا اماں کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہے اور ان کو مارتے نہیں ہے لیکن پھر بھی ماما ان کے سامنے ہر وقت جواب دہ رہتی ہے۔ مجھے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ بابا اماں کے درمیان میاں بیوی کا نہیں بلکہ حاکم محکوم کا رشتہ ہے۔ شایان سے مجھے بلکل بابا جیسی وائبز آتی ہے اور تم نے جیسے شایان کے بارے میں بتایاہ ہے تو اب میرا شک یقین میں بدل چکا ہے کہ شایان اپنی بیوی کو بلکل اسی طرح ٹریٹ کرے گا جس طرح بابا اماں کو کرتے ہے۔ تمہارا بھائی ایک اچھا انسان ہے لیکن میں ایک ایسا اچھا انسان اپنی

www.novelsclubb.com

زندگی میں نہیں چاہتی ہوں۔ میرے لائف پارٹنر کو لے کر کچھ اسٹینڈرڈ ہے اور شایان اس اسٹینڈرڈ پر کہیں فٹ نہیں ہوتا ہے۔"

عالیہ کی باتیں سن کر نمرہ نے بے اختیار اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عالیہ کے منہ سے اپنے بھائی کی برائیاں سن کر بھی نمرہ نے کچھ نہیں کہا بلکہ عالیہ کا کندھا تھپکا رہی تھی۔ عالیہ کو ایسے نمرہ کو اپنا ساتھ دیتا دیکھ کر بس کچھ الفاظ ہی ذہن آتے تھے۔ ایک اچھی اور سچی دوست!

کچھ دیر قائم رہنے والا سکوت نمرہ کی آواز سے ٹوٹا۔

"ویسے میرے پاس ایک حل ہے؟!"نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے اس کی طرف دیکھا۔

اس کے بعد نمرہ نے عالیہ کو مسئلے کا حل بتایا جس کو سن کر عالیہ کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے۔

****

www.novelsclubb.com

صبح زینب اپنی یونیفارم پہنے آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔اس کی سرخ آنکھیں رت جگے کا ثبوت دے رہی تھی۔وہ اپنا گلابی ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے اپنے

آپ کو حوصلہ دے رہی تھی۔اسے پتہ تھا اسے یونیفارم پہنا دیکھ کر اور کالج جاتا دیکھ کر گھر میں ایک اور تماشہ ہو گا۔

ڈوپٹہ سیٹ کرنے کے بعد اس نے چادر اوڑھی، بیگ کندھے پر ڈالا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ برآمدے سے گزرنے سے لے کر گھر کے صدر دروازے کے پاس پہنچنے تک زینب کو کسی نے نہیں دیکھا۔

سب ابھی کچن یا اپنے کمروں میں موجود تھے۔زینب کے دل کو اطمینان ملا۔اس نے دروازے کی چوکھٹ پر قدم رکھا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔یہ وہی آواز تھی جسے زینب کے کان کمرے سے نکلنے کے دوران سننا چاہتے تھے اور یہ وہی آواز تھی جسے زینب کا دل ہرگز نہیں سننا چاہتی تھی کیونکہ

جب جب یہ آواز اس کے دل تک پہنچی تھی تب تب اس کا دل کچھ نئے طرح سے زخمی ہوا تھا۔

"تم کالج جا رہی ہو؟!" شدید غصے میں ڈوبی مردانہ آواز۔

"ہاں!" زینب نے مڑے بغیر جواب دیا۔اس کا دل ڈر سے کانپ رہا تھا۔

"اب سے تم کالج نہیں جاؤ گی! حکم صادر کرتی آواز۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس گھر کے بڑے نہیں ہے جو مجھ پر ایسے حکم صادر کریں اگر اس گھر کے بڑے کو میرے کالج جانے پر اعتراض ہو گا تو میں آئندہ گھر سے باہر

قدم نہیں نکالوں گی !"زینب نے مستحکم لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔وہ مڑی ابھی تک نہیں تھی۔

"ایک تو تم ہماری عزتوں کو یوں نیلام کر رہی ہو۔۔۔"

اب اس آواز میں طیش کے ساتھ قدموں کی آہٹ بھی شامل تھی۔

زینب کو پیچھے سے وہ اپنے پاس آتا محسوس ہو رہا تھا۔قدموں کی آہٹ قریب پہنچی تو اچانک زینب کو اپنے پیچھے سے ایک اور آواز سنائی دی۔یہ آواز پچھلی آواز سے کچھ ضعیف تھی لیکن اس میں رعب تھا جیسے ایک گھر کے سربراہ کی آواز میں ہوتا ہے اور ہونا چاہیے۔

"اشفاق!!!"

زینب کو اپنی طرف بڑھتے قدم رکتے محسوس ہوئے۔

"تم کس حق سے گھر میں اپنی من مانی چلا رہے ہو!" زینب کے کانوں میں اب اس ضعیف آواز کا جھڑکنا صاف سنائی دے رہا تھا۔

"اور تم!!"

www.novelsclubb.com

زینب بغیر مڑے جان گئی تھی کہ اسے مخاطب کیا جا رہا ہے۔

"تم کالج جاؤ تمہیں دیر ہو رہی ہے!"

زینب کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر گھر سے باہر نکل گئی۔ زینب تیز تیز قدم اٹھاتی گلی سے گزر رہی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں حسن صاحب کا ارادہ نہ بدل جائے۔

زینب کو چھوڑ کر اگر دوبارہ حسن صاحب کے گھر کی طرف آؤ تو اشفاق حسن کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اسے بھیج دیا؟ یہ جانتے ہوئے کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے؟"

"وہ کیا کرتی پھر رہی ہے وہ سب تم نے کسی اور سے صرف "سنا" تھا۔
اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں تھا اور نہ تم میرے پاس کوئی ثبوت لے کر آئے
تھے۔"

حسن کی بات سن کر اشفاق کو لگا کہ انہوں نے سننے میں کوئی غلطی کر
دی ہے۔

"آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے؟!" اشفاق نے اپنے سینے پر ہاتھ
رکھ کر بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے کہا تھا کہ اس کی ایک کلاس فیلو نے تمہیں بتایا کہ وہ غلط سرگرمیوں میں ملوث ہو گئی ہے اور زینب نے مجھے کہا کہ اس کے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ تم دونوں نے بس بات کیں تھیں پھر میں تمہاری بات پر یقین کر کے زینب کو سزا کیسے سنا دیتا؟"

"آپ کو اب اس کی بات پر بھروسہ ہے؟"

"نہیں! مجھے کسی کی بات پر یقین نہیں ہے!" حسن بس اتنا کہہ کر اندر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے بے یقینی سے انہیں جاتا دیکھا۔زندگی میں پہلی مرتبہ حسن نے اس کی بات کو رد کیا تھا۔اشفاق نے ایک نظر اس دروازے کو دیکھا جس سے زینب ابھی نکلی تھی اور پھر حسن کو جاتا دیکھا۔اشفاق کے دل میں زینب کے لیے نفرت نے مزید جڑ پکڑ لی۔

****

زید خودکشی کرنے کے بعد کئی ہفتوں تک جائی یانہ کو یونیورسٹی میں دکھائی نہیں دیا۔شروع کے دنوں جائی یانہ پریشان ہوتی رہی پھر اس کا دھیان بٹ گیا اور وہ اپنی پڑھائی میں مشغول ہو گئی۔اس کے مڈ ٹرم سٹارٹ ہو چکے تھے۔

اس کا آج پہلا مڈ ٹرم کا پیپر تھا۔ وہ پیپر دے کر نکلی تھی کہ اچانک اس کو سر آفتاب ملے۔ سر آفتاب سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے۔ جائی یانہ کو وہ بلکل بھی اچھے نہیں لگتے تھے۔ کیونکہ سر آفتاب اس سے بلاوجہ بے تکلف ہوتے تھے حالانکہ جائی یانہ کا سر آفتاب اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ جائی یانہ کو سر آفتاب کی اس کے اوپر اٹھتی نگاہیں کھٹکتی تھی۔

سر آفتاب نے جائی یانہ کو اپنے آفس میں آنے کا کہا۔ سر آفتاب کا جائی یانہ کو آفس میں بلانا تعجب کی بات تھی۔ جائی یانہ سر آفتاب کی اسٹوڈنٹ بھی نہیں تھی تو اس کو بلانے کا کیا مقصد تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی لیکن سر آفتاب اس کی کوئی بات سنے بغیر آگے کی جانب چل دیے۔جائی یانہ کو چار و ناچار قدم بڑھانے پڑے۔

سر آفتاب اپنے آفس میں آکر چیئر پر بیٹھ گئے۔جائی یانہ سر آفتاب کے پیچھے پیچھے آئی تھی لیکن وہ بیٹھی نہیں بلکہ کھڑی رہی۔

"مس جائی یانہ بیٹھ جائے!"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب نے بڑی گرمجوشی سے اسے میز کی دوسری طرف رکھی دو
کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا کہا۔ان کے چہرے پر موجود ایک کمینی مسکراہٹ
جائی یانہ کو کھل رہی تھی۔جائی یانہ کو اپنا کھڑا رہنا ہی مناسب لگا۔

جائی یانہ کو بات نہ مانتا دیکھ کر سر آفتاب کے چہرے پر یکدم ناگواری
پھیلی۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ آپ نے میری بات سنی نہیں ہے۔شاید آپ کا
دل پرنسپل آفس جانے کا کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو سر آفتاب کی بات سن کر مجبوراً بیٹھنا پڑا۔ جائی یانہ کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر سر آفتاب کے مکروہ چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی تو آج پہلا پیپر تھا! آپ کا پیپر کیسا ہوا! ؟"

"اچھا ہوا!" جائی یانہ نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا تو ہونا تھا، آپ ایک ذہین اسٹوڈنٹ ہے۔" سر آفتاب نے مسکراتے ہوئے جائی یانہ کے ہاتھ دیکھے جو ٹیبل پر تھے۔ جائی یانہ کے ہاتھ میں کسی قسم کی کوئی جیولری نہیں تھی۔ اس کے بے داغ سانولے ہاتھ آنکھوں کو بھلے محسوس ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور ایک بات بتاؤں مجھے وہ لڑکیاں بہت اچھی لگتی ہے جو اتنی اچھی اور قابل اسٹوڈنٹ ہوتی ہے بلکل آپ کے جیسی!"

یہ کہہ کر سر آفتاب نے اپنے ہاتھ جائی یانہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جائی یانہ نے جب سر آفتاب کے ہاتھ کا لمس محسوس کیا تو کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا۔ سر آفتاب بدمزہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور آپ بدتمیزی کر رہی ہے۔ آپ ابھی بزنس میتھ کا پیپر دے کر آرہی ہے۔ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں بزنس میتھمیٹکس کے ٹیچر کے پاس جا کر انہیں یہ بتاؤں کہ آپ نے امتحان میں نقل کی

ہے۔نا صرف یہ بلکہ میں پرنسپل کے پاس آپ کی دوسری شکایت بھی لے کر
جاؤں گا کہ میں نے آپ کو یونیورسٹی کی ایک بند کلاس میں ایک لڑکے کے ساتھ
قابل اعتراض حالت میں پکڑا ہے۔"

جائی یانہ کا دماغ سر آفتاب کی دھمکیاں سن کر بھک سے اڑا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے!!!" جائی یانہ نے کھوکھلی آواز میں
دلیل دی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ نے دونوں میں سے ایک
کام بھی نہیں کیا ہے لیکن وہ کیا ہے کہ اگر میں کسی کو بھی یہ بات بتاؤں گا تو کوئی بھی

میری بات کا آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لے گا۔ آخر کو میں اس یونیورسٹی کا ایک قابل پروفیسر اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں۔"

آخری بات سر آفتاب نے انتہائی فخریہ انداز میں کہی۔

سر آفتاب کے آفس میں گھٹن اچانک اس قدر بڑھ گئی کہ جائی یانہ کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ جائی یانہ کی ہتھیلیوں اور پیشانی سے پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے۔ اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسے ایسے پھنسایا جائے گا۔

www.novelsclubb.com

"آخر آپ ایسا کیوں کر رہے ہے؟!" جائی یانہ کے حلق میں آنسوؤں کے پھندے لگنے لگے۔اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"کیونکہ آپ نے ابھی مجھے ناراض کیا ہے۔میں آپ سے اتنی خوش اخلاقی سے بات کر رہا ہوں اور آپ کا رویہ میرے ساتھ انتہائی روکھا ہے۔اگر آپ مجھ سے اچھے سے بات کریں اور مجھے "خوش" کرے تو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بلکہ اگر آپ کہے گی تو آپ کو یونیورسٹی کی سب سے ہونہار اسٹوڈنٹ بنا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب نے یہ کہہ کر بے باکی سے دوبارہ جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔سر آفتاب کی للچائی نظریں جائی یانہ کے جسم پر تھی۔جائی یانہ کو اپنا آپ بے لباس محسوس ہوا۔

"تو کیا اب میں آپ کی خاموشی کو ہاں سمجھو؟" سر آفتاب کا چہرہ اس وقت غیر انسانی محسوس ہوا۔

سر آفتاب کی بات سن کر جائی یانہ کا دل حلق میں آگیا۔اس کے اندر اتنی ہمت بھی نہیں رہی تھی کہ اپنا ہاتھ چھڑا سکے۔

سر آفتاب اپنی کرسی سے اٹھ کر جائی یانہ کی جانب جھک رہے تھے۔ ان دونوں کے درمیان حائل ایک کم گھیر والی میز جائی یانہ کو آفتاب سے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے آنکھیں بند کر لی اور دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی۔ سر آفتاب اور جائی یانہ کے درمیان بس کچھ فاصلہ رہ گیا تھا کہ آفس کا دروازہ دھماکے کی آواز میں کھلا۔ سر آفتاب نے ہڑبڑا کر جائی یانہ کا ہاتھ چھوڑا اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جائی یانہ بھی اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی اور بے اختیار پیچھے ہو گئی۔

جائی یانہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنے سامنے وہ دکھائی دیا۔ وہی جس کے بال گھنگرالے اور آنکھوں بھوری ہے۔ وہ پہلے سے کچھ کمزور ہو گیا تھا۔ اس کی کلائی پر کٹ کا نشان واضح تھا۔ اس کی رنگت زرد تھی۔ اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوا ہے۔

جائی یانہ کو اس وقت زید ایک فرشتہ لگا جسے اللہ نے اس کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ اس نے اللہ کا دل میں شکر ادا کیا۔

دوسری طرف زید کی نظریں جائی یانہ کی طرف نہیں تھی بلکہ وہ سر آفتاب کو گھور رہا تھا۔

"آپ کو کسی نے یہ مینرز نہیں سکھائے کہ کسی کے آفس میں آنے سے پہلے دروازہ کھٹکھٹاتے ہے۔"

سر آفتاب اب سنبھل چکے تھے اس لیے اس نے زید کے اوپر سے آنا چاہا۔

"آپ کو پرنسپل بلا رہی ہے!" زید نے بس اتنا ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

"پرنسپل سے کہو میں ایک اسٹوڈنٹ کو ایک ٹاپک سمجھا دوں تو پھر ان سے ملنے آتا ہوں !" سر آفتاب کی نگاہیں دوبارہ جائی یانہ پر ٹک گئی۔ زید نے جب سر آفتاب کی ناپاک نظریں جائی یانہ پر گڑی دیکھی تو اس نے سختی سے اپنے جبڑے بھینچے۔

زید کسی بھی بات کی پرواکیے بغیر جائی یانہ کے آگے ڈھال کی مانند کھڑا ہو گیا۔ جائی یانہ زید کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ سر آفتاب اب جائی یانہ کو نہیں دیکھ پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا انہیں بول دو کہ میں آرہا ہوں!" سر آفتاب نے سخت لہجے میں کہا۔

"پرنسپل نے کہا ہے کہ آپ فوراً ان کی بات سنے" زید نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔

سر آفتاب نے سر جھٹک دیا جیسے ان کا بنا بنایا پروگرام خراب ہو گیا ہو۔ انہوں نے میز پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور آفس سے نکلنے لگے۔ آفس سے نکلتے ہوئے سر آفتاب نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا۔ جائی یانہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔

"میں کسی اور دن آپ کو ٹاپک سمجھاؤں گا۔ آپ چاہے تو آفس میں میرا انتظار کر سکتی ہے!" سر آفتاب کی بات سن کر جائی یانہ کا دل کانپ اٹھا۔ سر آفتاب اس کے تاثرات سے محظوظ ہوتے آفس سے نکل گئے۔

سر آفتاب کے جانے کے بعد جائی یانہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر آفس سے باہر نکل گئی۔ آفس سے نکل کر اس نے لمبے لمبے سانس لیے۔ جائی یانہ کے نکلنے کے بعد زید بھی باہر آگیا۔

جائی یانہ فوراً آگے بڑھی اور سر آفتاب کے آفس سے دور جانے لگی۔ جب اسے یقین آگیا کہ وہ اب آفس سے بہت دور آچکی ہے تو اس کی نظر سیڑھیوں پر پڑی۔ وہ جگہ بلکل سنسان تھی۔ جائی یانہ کو یہ جگہ ابھی اپنے بیٹھنے کے لیے اس وقت مناسب لگی۔ وہ خاموشی سے سیڑھیوں کے ایک زینے پر بیٹھ گئی۔

زید جانتا تھا کہ جائی یانہ اس وقت مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہو گی۔اس لیے وہ جائی یانہ کے پیچھے آگیا۔جائی یانہ کو سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھ کر زید اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"یہ ذلیل۔۔۔"زید ایک گالی نکالنے لگا تھا لیکن جائی یانہ کی موجودگی میں اس نے خود کو باز رکھا۔

"یہ گھٹیا انسان آپ کو کب سے پریشان کر رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اس کی گندی نظریں بہت پہلے سے مجھ پر تھی لیکن آج پہلی مرتبہ اس نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے!" جائی یانہ کے چہرے سے خون نچڑ چکا تھا۔

"ہہنہ! گھٹیا انسان۔۔۔!"

زید نے دوبارہ خود کو گالی دینے سے روکا۔ پھر اس کی نظریں بے اختیار جائی یانہ پر پڑی۔ زید کی بھوری آنکھوں میں یکدم فکر مندی اتر آئی۔

"آپ پریشان نہ ہو! سب بہتر ہو جائے گا!" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔اب سب خراب رہے گا۔اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ مجھے بدنام کر دے گا اور اگر مان لی۔۔۔۔۔۔۔۔" جائی یانہ کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپالیا۔

اب کی دفعہ زید نے کچھ نہیں کہا۔زید جائی یانہ کو یونہی دیکھتا رہا۔کچھ دیر بعد اس نے جائی یانہ کو اپنا چہرہ اٹھاتے دیکھا۔

"میں نے سوچ لیا ہے میں اب یونیورسٹی نہیں آؤں گی۔"

جائی یانہ نے جیسے ایک اعلان کیا تھا۔زید نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔اس کے بعد دونوں یونہی خاموش رہے۔جائی یانہ بیٹھی کسی اور دنیا میں گم تھی۔اس کے چہرے تاثرات چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے کہ وہ سر آفتاب کی باتوں سے خوفزدہ ہو رہی تھی جبکہ زید اس کے تاثرات خاموشی سے پڑھ رہا تھا۔

****

آج عزاہ کی کوئی خاص کلاس نہیں تھی۔اس لیے اس نے آج یونیورسٹی سے چھٹی کر لی۔لاؤنج میں رکھے فلور کشن پر بیٹھی وہ آرام سے ایک کوکنگ میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔اس کی نظر اس وقت میکرونی کی ریسپی پر ٹکی ہوئی تھی۔

ابھی عزاہ ترکیب پڑھ رہی تھی کہ اس نے نوال کو لاؤنج کے دروازے سے گزرتے دیکھا۔ عزاہ نے ایک جھلک میں دیکھ لیا تھا کہ اس کی ماں نے سفید رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں پرس تھا وہ یقیناً کہیں باہر جا رہی تھیں۔

عزاہ ہاتھ میں میگزین پکڑ کر فوراً اٹھی اور اپنی ماں کے پیچھے دوڑی۔

"آپ کہیں جا رہی ہے؟" عزاہ نے نوال کو پیچھے سے آواز دی۔

"ہاں تمہاری پھپھو کے گھر جا رہی ہوں۔ مجھے تھوڑی دیر لگ جائے گی۔ گھر کا خیال رکھنا۔"

"آپ کس کے ساتھ جائے گیں!؟"

"میں کسی پبلک ٹرانسپورٹ سے چلی جاؤ گی۔"

نوال نے عجلت میں بولا اور عزاہ کی اگلی بات سنے بغیر چلی گئی۔ عزاہ جو انہیں عیسیٰ کے ساتھ جانے کا مشورہ دینے والی تھی نوال کو یوں جلدی میں جاتا دیکھ کر حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کو نوال کا یوں آندھی طوفان کی طرح جانا ٹھٹھکا۔وہ کچھ دیر اس دروازے کو تکتی رہی جہاں سے اس کی ماں غائب ہوئی تھی پھر سر جھٹک کر دوبارہ ریسپی دیکھنے میں مشغول ہو گی۔

کچھ لمحات بعد زینب کے گھر کے لاؤنج میں جاؤ تو زینب نے اسکن کلر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی۔اسکن کلر اس کی سفید رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔زینب نے خود کو اچھے سے سنوارا ہوا تھا۔بڑھتی عمر نے بھی ان کی خوبصورتی پر گہن نہیں لگایا تھا۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا حسین چہرہ اپنے دل میں کتنے بھیانک راز چھپائے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب ایک ڈبل سیٹر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ان کے ساتھ نوال بیٹھی ہوئی تھی۔انہوں نے اپنی چادر سمیٹ کر ایک طرف رکھ دی تھی۔نوال نے

لان کا پرنٹڈ سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ سلام دعا کے بعد نوال اب زینب سے حال احوال پوچھ رہی تھی۔

"اور سناؤ زینب؟ گھر میں سب ٹھیک ہے ؟"

"جی الحمدللہ! آپ سنائے بچیاں ٹھیک ہے ؟"

"انہیں کیا ہونا ہے!" نوال نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔

ملازمہ چائے اور دیگر لوازمات کی ٹرے اٹھائے اندر آئی۔ جب ملازمہ ٹرے رکھ کر جانے لگی تو زینب نے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سنو تم آج دوپہر کے کھانے کا اچھے سے اہتمام کرو۔ کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ آج بھابھی ہمارے گھر ہی لنچ کریں گی!" آخری بات زینب نے نوال کو دیکھتے ہوئے کہی۔

"ارے نہیں زینب، تم کن تکلفات میں پڑ رہی ہو۔ میں تو تم سے ملنے آئی تھی۔" نوال نے اسے منع کرنا چاہا۔

زینب نے ان کی ایک نہیں چلنے دی اور ملازمہ کو کھانے کا کہہ کر بھیج دیا۔

"میں تو تم سے ملنے آئی تھی اور تم یوں شرمندہ کر رہی ہو!" نوال نے خفگی سے کہا۔

"بھابھی آپ کا اپنا گھر ہے، شرمندگی کس بات کی؟"

اس کے بعد دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول ہو گئیں۔ ایک گھنٹے بات کر لینے کے بعد نوال اصل موضوع پر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"زینب! مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی"

"جی، بھابھی بولے!"

"وہ دراصل۔۔۔۔۔"نوال جھجھک رہی تھی۔

"آپ بغیر کسی جھجھک کے بات کریں، بھابھی"زینب نوال کی جھجھک جان گئی تھی۔شاید انہوں نے بات بھی بوجھ لی تھی۔

"تم نے مجھے کچھ دنوں پہلے بتایا تھا کہ تم شایان کی شادی کے لیے لڑکیاں ڈھونڈرہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

نوال انتہائی سنجیدگی سے بات کر رہی تھی۔

"جی!"زینب نے سنجیدگی سے سر کو اثبات میں ہلایا۔

"کیا تمہیں شایان کے لیے عالیہ پسند نہیں آئی۔وہ تو تمہاری اپنی بھتیجی تھی، تمہارا اپنا خون"نوال نے گلہ کیا۔

نوال کا گلہ سن کر زینب کا دل میں مطمئن ہو گیا۔آخر ان کی اسٹریٹیجی خراب نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے عالیہ بہو کے طور پر بہت اچھی لگتی ہے۔میری خود کی یہ خواہش ہے کہ عالیہ میرے شایان کی بیوی بنے مگر آپ تو جانتی ہے بھائی کے نزدیک میری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور میرے بچوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔میں بلاوجہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو شرمندہ نہیں کرواسکتی۔"زینب اپنے تاثرات کو سنجیدہ بنائے بولی۔

"تم فکر نہیں کرو تمہارے بھائی کو میں منالوں گی۔ تم بس اپنا اور شایان کا بتاؤ!"نوال جھٹ سے بولی۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو بہت خوش ہوں کہ مجھے بہو خاندان سے باہر نہیں لانی پڑی بلکہ گھر کی بچی مل گئی۔"

www.novelsclubb.com

زینب کی بات سن کر نوال حددرجہ خوش ہوئی لیکن زینب کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

"البتہ شایان سے مجھے پوچھنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ شایان کو کوئی اور پسند ہو یا اسے عالیہ پسند نہ ہو؟!"

"تم آرام سے شایان سے اس کی رضامندی پوچھ لو اور مجھے ایک دو دن میں بتا دینا۔"

"آپ فکر نہ کریں میں آج رات ہی شایان سے عالیہ کی بات کروں گی اور کل صبح میں آپ کو شایان کا جواب سنا دوں گی۔" زینب نے اسے تسلی دی۔

"زینب مجھے تمہیں یہ بھی کہنا تھا کہ اشفاق کے سامنے تم یہ نہ کہنا کہ میں نے تم سے عالیہ کے رشتے کی بات کی ہے۔ تم تو جانتی ہو اپنے بھائی کو وہ خواہ مخواہ مجھ پر غصہ کریں گے "نوال کی بات سن کر زینب نے سمجھتے ہوئے گردن کو خم دیا۔

"آپ بے فکر رہے بھابھی! یہ بات آپ کے اور میرے درمیان میں رہے گی۔" زینب نے ان کی یقین دہانی کروائی۔

اب وہ دونوں آرام سے ایک دوسرے سے شادی کے انتظامات کیں اور شادی کے ہی متعلق بات کر رہی تھیں۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ شایان کی شادی ایک بہت بڑے طوفان کو جنم دے گی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

چھٹی کا وقت ہو گیا تھا لیکن جائی یانہ کا اس طرف کوئی دھیان نہیں تھا۔

اس کے ذہن میں بس سر آفتاب کی دھمکیاں گھوم رہی تھی۔اس کے پاس

کھڑے زید نے اسے وقت کے بارے میں بتایا۔

"چھٹی کا وقت ہو گیا ہے!!"

زید کی آواز پر وہ فوراً حقیقی دنیا میں آئی۔اس نے موبائل پر ٹائم دیکھا۔ واقعی چھٹی کا وقت ہو چکا تھا۔اسے حیرت ہوئی۔جائی یانہ اور زید دو گھنٹے سے ادھر موجود تھے۔

جائی یانہ خاموشی سے اٹھ گئی اور چھوٹے چھوٹے قدم لے کر آگے بڑھنے لگی۔زید بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔زید دو گھنٹے سے مسلسل کھڑا تھا۔اب اس کے پاؤں دُکھ رہے تھے۔

جائی یانہ نے زید کو اپنے ساتھ بیٹھنے کو نہیں کہا تھا اور ویسے بھی زید کو کسی لڑکی کے ساتھ یوں بیٹھنا عجیب لگ رہا تھا لیکن وہ اپنی دکھتی ٹانگوں کی وجہ سے جائی یانہ کو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔جس جگہ آفتاب جیسا درندہ دندناتا پھر رہا

ہو، وہاں زید کسی عورت کا سایہ تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور وہ تو پھر جائی یانہ تھی، اس کی محسن!

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟" جائی یانہ نے چلتے ہوئے زید سے پوچھا۔ وہ اپنا دھیان بھٹکانا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے!" زید نے آرام سے بتایا۔ "آپ کا اس دن میری مدد کرنے کا بہت بہت شکریہ!"

www.novelsclubb.com

"تم نے خودکشی کیوں کی تھی؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"دل چاہ رہا تھا!"

زید کی بات سن کر جائی یانہ کو لگا کہ شاید زید اس متعلق بات نہیں کرنا چاہ رہا ہے۔اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔

وہ دونوں یونیورسٹی کی عمارت سے باہر نکل چکے تھے جب زید نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

"جس وقت آپ ہسپتال کی انتظامیہ سے میرے لیے بحث کر رہی تھی اس وقت میں بے ہوشی کی حالت میں کچھ کچھ باتیں سن پا رہا تھا۔آپ میرے لیے ڈاکٹروں سے بات کر رہی تھی۔اس وقت آپ کی آواز میں ذرا سا بھی خوف

www.novelsclubb.com

اور ڈر نہیں تھا۔آپ بہادری سے ہسپتال انتظامیہ کی ہر ناجائز بات کا جواب دے رہی تھی حالانکہ یہ سب آپ کی زمہ داری نہیں تھی۔آپ اگر چاہتی تو مجھے وہی چھوڑ کر جاسکتی تھی یا ایمبولینس کو کال کر دیتی لیکن آپ میرے ساتھ گئی یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک پولیس کیس ہے۔جب مجھے ہسپتال میں ہوش آیا تو میں نے آپ کے بارے میں بہت سوچا آپ جانتی ہے میرے ذہن میں آپ کا کیسا امیج بنا؟"

زید نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دیا۔

"میرے ذہن میں ایک ایسی عورت کا خاکہ بنا جو ہر کسی کو اپنی حد میں رکھنا چاہتی ہے،وہ سمجھدار ہو یا نہ ہو وہ ایک بہادر عورت ہے۔نفع یا نقصان کی پروا کیے بغیر وہ حق کے لیے آواز اٹھاتی ہے۔مجھے لگتا تھا کہ آپ اپنی آزادی پر کبھی کمپرومائز نہیں کریں گی لیکن آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ نے زید کی طرف دیکھا جبکہ زید اپنے سامنے موجود سڑک کو دیکھ رہا تھا۔ دونوں پر سورج کی روشنی پڑ رہی تھی۔

"آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا کہ اب آپ یونیورسٹی نہیں آئیں گی۔ مجھے نہیں لگتا تھا کہ آپ آفتاب یا کسی بھی ایسے شخص سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھے گی لیکن آپ نے بھی ویسا ہی کیا جیسے سب کرتے ہے۔ آپ ڈر گئی ہے اور اپنے ڈر کی غلام بن رہی ہے۔" زید نے تاسف سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے کہنا آسان ہے۔ تم ایک لڑکے ہو لڑکوں کو ان سب سے نہیں گزرنا پڑتا جن سب سے ہم لڑکیاں گزرتی ہے!" جائی یانہ کی بات پر زید رک گیا اور اس کی طرف مڑا۔

"بلکل ٹھیک کہا آپ نے، میں ایک لڑکا ہوں اور مجھے واقعی میں ان سب چیزوں سے نہیں گزرنا پڑتا ہے جن سب سے آپ لڑکیاں گزر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن آپ کو ایک بات بتاؤں لڑکوں کو ان سے کئی گنا بڑے مسئلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لڑکوں کو ساری عمر سے یہی سکھایا جاتا ہے کہ تم نے بڑے ہو کر اپنے خاندان کو سنبھالنا ہے، تمہیں کمزور نہیں بننا ہے، تمہیں اپنے خاندان کے ساتھ اعتدال پسند رہنا ہے۔ ایک لڑکے کے کندھوں پر بہت پہلے سے ایک بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ عورت رو دھو کر، ناراض ہو کر، سوشل میڈیا میں فیمنزم تحریک چلا کر اپنے مسائل بیان کر سکتی ہے لیکن مردوں کو خاموش رہنا ہوتا ہے۔ ہمیں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مضبوط ہونا پڑتا ہے، بھلے دل پر پتھر پڑ رہے ہو یا ایک قیامت گزر رہی ہو مگر چہرے پر کوئی آثار نہیں آنے چاہیے کیونکہ آپ مرد ہے اور مرد اگر ڈھا دیا گیا تو اس کے گھر کے دوسرے افراد غیر محفوظ ہو جائے گے۔ لڑکا ہونا بھی کوئی اتنا آسان نہیں ہوتا ہے۔"

زید نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔ اس نے دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔

کچھ دیر خاموشی سے چلنے کے بعد زید نے اپنی بات دوبارہ شروع کی۔

اس کا لہجہ اب تھوڑا نرم پڑ چکا تھا۔

"آپ اس بات پر اپنی انرجی ویسٹ نہ کریں کہ آپ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس بات کے بارے میں سوچے کہ آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گی۔ آپ کے پاس اگر مسئلہ ہے تو یقین کریں کہیں نا کہیں حل بھی ضرور چھپا ہو گا۔ آپ کو بس اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔"

"مجھے حل نہیں مل رہا ہے۔ میں کب سے یہی سوچ رہی ہوں۔" جائیانہ بھی چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے برابر میں چل رہی تھی۔

"آپ مسئلے کا حل غلط طریقے سے ڈھونڈ رہی ہے۔ آپ مسئلے کی بجائے اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہے جس نے مسئلہ پیدا کیا ہے۔ آپ کو آفتاب کے بارے میں ابھی نہیں سوچنا ہے۔ آپ کو ابھی یہ سوچنا چاہیے کہ آپ اپنے طریقے سے۔۔۔۔۔۔! ویسے آپ کا نام کیا ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید نے بات کرتے ہوئے اچانک اس کا نام پوچھا۔

"جائی یانہ!"اس نے آرام سے بتایا۔

"کیا جیئ نا!"زید سے جائی یانہ کا نام صحیح سے لیا نہیں گیا۔آہ!یونیک نام رکھنے والوں لوگوں کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ!

"جائی یانہ!"جائی یانہ نے زید کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے چبا چبا کر اپنے نام کا ایک ایک لفظ ادا کیا۔جب کوئی اس کا نام بگاڑتا تھا جائی یانہ تمام مروت اور لحاظ بھول جاتی تھی۔

"اچھا اچھا جائی یانہ!"زید نے دونوں ہاتھ اٹھا کر جائی یانہ کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔اسے ڈر لگا کہ کہیں جائی یانہ غصے میں اس کا سر ہی نہ پھاڑ دے۔

"میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ آپ کو جائی یانہ بن کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے۔یہ سوچنا چھوڑ دے کہ آپ ایک لڑکی ہے بلکہ یہ سوچے کہ آپ جائی یانہ ہے اور سوچے جائی یانہ اپنے زندگی کے مسئلوں کو کس طرح حل کرتی ہے آپ بھی اس مسئلے کو اسی انداز میں حل کرے۔"

www.novelsclubb.com

زید نے اپنی بات مکمل کی۔چلتے چلتے جائی یانہ اور زید مین روڈ تک پہنچ گئے۔جائی یانہ زید کی باتوں کو سن چکی تھی لیکن سمجھ نہیں پائی تھی۔اس لئے اس نے زید کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جائی یانہ نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ گئی۔ ٹیکسی اسلام آباد کی ایک مصروف سڑک پر رینگنے لگی۔دوسری طرف زید ابھی وہی کھڑا تھا جہاں سے جائی یانہ ٹیکسی پر سوار ہوئی تھی۔اس کی نظریں اس زرد اور کالی رنگ کی ٹیکسی پر مرکوز تھی۔ ٹیکسی کو دیکھتے ہوئے زید کی بھوری آنکھوں میں بہت سے جذبات تھے۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یا نہ مرے مرے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی۔ کچن سے نکلتی عزاہ نے اسے دیکھا تو اس کے پاس آگئی۔

"تم آگئی! امی تو پھپھو کے گھر گئیں ہوئیں ہے۔ گیارہ بجے گئی تھیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئیں۔ مجھے لگ رہا ہے پھپھو نے انہیں لنچ کے لیے روک لیا ہے۔ میں نے سالن پکالیا ہے اور روٹی بھی۔ اب تمہیں بھوک لگ رہی ہے تو تم کچن میں جا کر اپنے لیے کھانا خود نکال لو۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے عزاہ کی باتوں کو سن کر سر کو خم دیا۔اس کے بعد وہ آگے بڑھی اور زینے پر پہلا قدم رکھ دیا۔پھر وہ آہستہ آہستہ اوپر کی جانب جانے لگی۔
عزاہ کو جائی یانہ کا کھانا کھائے بغیر اپنے کمرے میں جانے پر تعجب ہوا۔

"تم کھانا نہیں کھا رہی ہو؟"عزاہ نے جائی یانہ سے پوچھا۔

اس بار جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا اور سیڑھیوں کے زینے چڑھتی اوپر کی جانب گم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب اسے کیا ہو گیا؟!"عزاہ نے حیرت سے خود کلامی کی۔

"کوئی سیڈ ناول پڑھ لیا ہوگا!" عزاہ نے یہ کہہ کر کندھے اچکا دیئے۔

عزاہ وہاں سے جانے لگی تھی کہ دوبارہ گھر کا دروازہ کھلا۔

عزاہ نے مڑ کر دیکھا تو نوال اس کی طرف آ رہی تھی۔ نوال کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ نوال عزاہ کو دیکھ کر مسکرائی۔ عزاہ کو سمجھ نہیں آیا کہ آج گھر کے افراد ایسے عجیب ردعمل کیوں دے رہے ہیں؟

www.novelsclubb.com

نوال لاؤنج میں چلی گئی تو عزاہ نوال کے لیے کچن میں سے پانی لے آئی۔

"آپ کی پھپھو سے ملاقات ہو گئی؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عزاہ نے گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم !"نوال نے ہنکارا بھرا اور پانی کا گلاس لے کر ایک سانس میں پی لیا۔انہیں بہت پیاس لگ رہی تھی۔

"آپ اتنی خوش کیوں دکھائی دے رہی ہے؟!"عزاہ نے نوال کو پر تجسس انداز میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ میں خوش ہوں !"نوال نے اس کا تجسس کچھ مزید بڑھایا۔

اسی لمحے گھر کا داخلی دروازہ ایک بار پھر کھلا۔اس بار آنے والی عالیہ تھی۔لاؤنج میں سے نوال کی آواز سن کر وہ لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔

"آپ تو پھپھو کے گھر گئی تھی وہاں ایسی کونسی بات ہوئی ہے جو آپ اتنا خوش ہے؟!"

عزاہ کی آواز عالیہ کے کانوں میں پڑی تو وہ ایک دم رک گئی۔

"بات بڑی خوشی کی ہے۔تم سنو گی نا تو تم بھی بہت خوش ہو جاؤ گی۔"

نوال کی آواز سن کر جہاں عزاہ کا خبر سننے کے لیے اشتیاق بڑھا وہی کہیں دور سے عالیہ کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔

"میں تمہاری پھپھو سے شایان اور عالیہ کے رشتے کی بات کر کے آئی ہوں۔"

نوال کی بات نے جیسے ارد گرد بم باری کر دی۔ دونوں سنہری آنکھوں میں یک دم کچھ ٹوٹا۔ جی ہاں دونوں سنہری آنکھوں میں!

"زینب کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ اس نے کل صبح تک کا وقت مانگا ہے تاکہ شایان سے اس کی مرضی پوچھ سکے۔ میں بھی تب تک تمہارے بابا کو اس رشتے کے بارے میں بتا دوں۔۔۔۔۔" نوال اپنی رو میں بات کہے جا رہی تھی جبکہ ان کے سامنے بیٹھی عزاہ سکتے میں تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عالیہ کا جہاں بدترین خدشہ درست ثابت ہوا تھا تو دوسری طرف عزاہ کے سینے پر ایک بھاری بوجھ لدا تھا۔عالیہ اور عزاہ دونوں اگلی بات نہیں سن سکی تھی۔وہ دونوں سن ہی نہیں سکتی تھی۔

عالیہ کا ایک پل کو دل چاہا کہ اندر جا کر تماشہ کریں، چیخے، چلائے لیکن پتہ نہیں کیوں اس کے قدم لاؤنج کے اندر جانے کی بجائے پیچھے کے جانب گئے۔ پہلے ایک قدم، پھر دوسرا اور پھر وہ مڑ گئی اور اوپر جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔دوسری طرف عزاہ بھی صوفے پر سے یک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اس وقت کچھ سننے اور بولنے کی

حالت میں نہیں تھی۔ عزاہ کے ایک دم اٹھنے سے نوال خاموش ہو گئی اور تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔

"میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ میں تھوڑی دیر سونے جا رہی ہوں۔"

وہ اتنا کہہ کر لاؤنج میں سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن شاید ان تینوں بہنوں کے لیے ایک برا دن تھا لیکن عزاہ کے لیے کیوں؟!

****

جائی یانہ کمرے کی پائنتی سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔اس کے گھر آنے پر عزاہ نے اسے کچھ بتا رہی تھی۔وہ عزاہ کی باتیں سمجھ نہیں پائی تھی مگر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اس کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تو عزاہ کی آواز اسے اپنے پیچھے سے دوبارہ سنائی دی۔اس دفعہ کیا بولا گیا تھا،وہ ابھی بھی نہیں سمجھ پائی۔اس کا سر غیر ارادی طور پر نفی میں ہلا تھا۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد سے جائی یانہ اسی حالت میں بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے بھی تبدیل نہیں کیے تھے۔وہ سر آفتاب والے مسئلے کو کس طرح حل کر سکتی تھی۔اس کا دماغ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پا رہا تھا۔

اس کے ذہن میں ابھی بس سر آفتاب کی دھمکیاں گونج رہی تھی۔

"آپ ابھی بزنس میتھ کا پیپر دے کر آرہی ہے۔ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں بزنس میتھمیٹکس کے ٹیچر کے پاس جا کر انہیں یہ بتاؤں کہ آپ نے امتحان میں نقل کی ہے۔"

"نا صرف یہ بلکہ میں پرنسپل کے پاس آپ کی دوسری شکایت بھی لے کر جاؤں گا کہ میں نے آپ کو یونیورسٹی کی ایک بند کلاس میں ایک لڑکے کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑا ہے۔"

"جی میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ نے دونوں میں سے ایک کام بھی نہیں کیا ہے لیکن وہ کیا ہے کہ اگر میں کسی کو بھی یہ بات بتاؤں گا تو کوئی بھی میری بات کا آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لے گا۔ آخر کو میں اس یونیورسٹی کا ایک قابل پروفیسر اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں۔"

"کیونکہ آپ نے ابھی مجھے ناراض کیا ہے۔ میں آپ سے اتنی خوش اخلاقی سے بات کر رہا ہوں اور آپ کا رویہ میرے ساتھ انتہائی روکھا ہے۔ اگر آپ مجھ سے اچھے سے بات کریں اور مجھے "خوش" کرے تو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بلکہ اگر آپ کہے گی تو آپ کو یونیورسٹی کی سب سے ہونہار اسٹوڈنٹ بنا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا دل چاہا وہ سر آفتاب کا منہ نوچ لے۔ سر آفتاب سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے۔ان سے پنگا لینے کا مطلب جائی یا نہ کو اچھے سے پتہ تھا لیکن سر آفتاب کا مطالبہ تو وہ مر کر بھی پورا نہیں کریں گی، یہ بھی طے تھا۔اس کے پاس بس ایک واحد حل فرار تھا۔اگر وہ یونیورسٹی نہیں جاتی تو اس کا سر آفتاب سے کبھی سامنا نہیں ہوتا لیکن کیا فرار بھی کبھی کوئی حل بن پائی ہے؟

****

www.novelsclubb.com

عالیہ اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر اُدھر چل رہی تھی۔

اس کا بیگ بیڈ پر، جوتے زمین پر اور ڈوپٹہ صوفے پر پڑے ہوئے تھے۔عالیہ کو جس بات سے سب سے زیادہ ڈر لگ رہا تھا، وہ بات ہو چکی تھی۔سونے پر سہاگا یہ بات

خود نوال نے کی تھی اور عالیہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی اس کی ماں کسی صورت اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹے گیں۔

اس کا دماغ سوچ سوچ کر خراب ہو رہا تھا۔عالیہ کو اگر پتہ ہوتا کہ آج نوال کے ارادے اتنے خطرناک ہے تو وہ نوال کو کسی صورت پھپھو کے گھر نہ جانے دیتی۔

عالیہ کو شایان پہلے ہی پسند نہیں تھا لیکن نمرہ کی شایان کے متعلق باتیں سن کر اس کی یہ ناپسندیدگی مزید بڑھ گئی تھی۔اب تو وہ بلکل بھی شایان سے شادی کے لیے راضی نہیں ہو گی۔

اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں۔اس کو اچانک سے نمرہ کی بات یاد آئی۔اس نے اسے ایک حل دیا تھا لیکن نہیں! اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا۔وہ تو بس نمرہ کا ایک بیوقوفانہ مشورہ تھا۔نمرہ تو یونہی کچھ بھی کہہ جاتی ہے۔

اس نے اپنا دماغ کسی دوسرے حل کی جانب لگانا شروع کیا لیکن اسے بار بار نمرہ کا حل اپنے سامنے کھڑا دکھائی دیتا جیسے اس سے بہتر آپشن کہیں موجود ہی نہ ہو۔

شاید اندر کہیں وہ بھی اس حل کی جانب راغب ہورہی تھی اور اس کی وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن وہ اپنی جان میں انجان بنی ہوئی تھی۔

****

عزاہ اپنے کمرے کی الماری سے کچھ تلاش کر رہی تھی۔اس کے ہاتھ
چیزیں الٹ پلٹ کرنے میں مشغول تھے۔اس کے چہرہ سپاٹ اور آنکھیں نم تھی۔
آخر کار کچھ دیر کی تلاش کے بعد اس کو وہ چیز مل گئی جس کو وہ کب سے تلاش کر
رہی تھی۔

عزاہ نے چھوٹی سی چیز کو نکالا اور ہتھیلی میں لے لیا۔وہ ایک چھوٹی سی
کار تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کار کا رنگ بہت سی جگہوں سے اتر گیا تھا اور اس کی حالت خستہ ہو گئی تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ کار پرانی ہو گئی تھی۔

عزاہ نے کار کو ٹکٹکی باندھے دیکھے چلے گئی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے ماضی کی سب سے خوشگوار یاد میں کھو گئی۔

عزاہ کو اپنے ذہن کی اسکرین میں اپنا آپ ایک بچی کے روپ میں دکھائی دیا۔ اس نے گلابی رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی اور سیاہ بال دو پونی کی صورت میں بندھے ہوئے تھے۔ بالوں پر مختلف رنگوں کی ہیئر پن بھی لگی تھی۔ ذہن کی اسکرین میں عزاہ کو اپنے ارد گرد گھاس اور چند پودے دکھائی دی۔ اس نے غور کیا تو یہ اس کے گھر کا لان تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لان میں عزاہ آرام سے اپنی گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی کہ اچانک اسے ایک تتلی ہوا میں اڑتی دکھائی دی۔ تتلی کے پروں کا رنگ نیلا تھا جس پر کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت دھبے تھے۔ فضا میں اڑتی یہ تتلی آنکھوں کو بھلی محسوس ہوتی تھی۔ عزاہ نے اپنی گڑیا وہی چھوڑ دی اور تتلی کے پیچھے بھاگنے لگی۔ وہ ہاتھ اوپر کی طرف اٹھا کر تتلی کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگی۔

عزاہ تتلی کے پیچھے بھاگ رہی تھی کہ اچانک اس کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الجھا اور وہ گر پڑی۔ اس کے گھٹنے پر خراش آگئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی عزاہ گری تھی کہ اس کی سنہری آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ یک دم وہ باآواز
رونے لگی اور روتی چلی گئی۔

اچانک عزاہ نے اپنی طرف سیاہ آنکھوں والے لڑکے کو دوڑتے ہوئے
آتے دیکھا۔ بچہ اس وقت پورچ میں تھا جب اس نے عزاہ کو گرتے دیکھا تھا۔

سیاہ آنکھوں والا وہ لڑکا شایان تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی ماں کے ساتھ ماموں ممانی سے ملنے آیا تھا۔ اس نے خاکی رنگ
کی پینٹ پر ہرے رنگ کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے درمیان میں کارٹون
بنے ہوئے تھے۔

اس نے عزاہ کا گھٹنا دیکھا۔اس پر بس ایک ہلکی سی خراش آئی تھی جس پر عزاہ اتنا واویلا کر رہی تھی۔شایان اسے مختلف طریقوں سے بہلانے کی کوشش کرنے لگا لیکن عزاہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

شایان کو خدشہ ہوا کہ کہیں اس کے ماموں یا ممانی یہ نہ سمجھے کہ عزاہ کو اس نے گرایا ہے۔اس خدشے نے اسے پریشان کر دیا۔

شایان نے اپنی جان چھڑانے کے لیے اسے اپنی کار دے دی۔اس وقت وہ کار بلکل نئی تھی۔مسٹر ڈکلر کی کار پر سفید رنگ کی دھاریوں سے ڈیزائن ہوا تھا۔

"یہ لو عزاہ! تم یہ لے لو لیکن پلیز رونا بند کر دو!"

شایان نے عزاہ کے سامنے نے کار رکھ دی۔ عزاہ ایک دم چپ ہو گئی اور غور سے اس کار کو دیکھنے لگی۔

شایان نے عزاہ کو چپ ہوتا دیکھا تو سکون کا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں واقعی میں یہ لے لوں؟!"

عزاہ نے اپنے گال پر سے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے سیاہ آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔

شایان نے سر اثبات میں ہلایا۔عزاہ نے خوشی خوشی اسے لے لیا اور اس سے کھیلنے لگی۔اس کو اپنی چوٹ یاد ہی نہیں رہی۔

منظر دھندلا گیا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آگئی۔اس کے سامنے وہی کار تھی لیکن کار کی حالت بدل چکی تھی جس طرح حالات بدل گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کاش میں یہ جان لیتی کہ یہ کار لے کر میں نے سامنے والے کو اپنا دل دے دیا ہے!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کار کو اپنے سینے سے لگالیا جیسے ایک بچہ اپنی محبوب شے کو کھونے کے ڈر سے چپکا لیتا ہے۔

اس کے پاس آج غم منانے کے لیے بہت کچھ تھا۔اس دنیا میں جس کو سب سے زیادہ چاہو وہی آپ کے لیے آزمائش بنتی ہے جیسے شایان عزاہ کے لیے ایک آزمائش بن گیا تھا۔

****

رات کا کھانا کھانے کا ان تینوں میں سے کسی کا دل نہیں تھا لیکن تینوں بہنیں اگر کھانا کھانے نہیں جاتی تو ان سے وجہ پوچھی جاتی اور تینوں کے پاس ایسی وجوہات تھیں جو وہ لوگ کسی کو نہیں بتا سکتی تھی اپنے ماں باپ کو تو بلکل بھی نہیں۔ اس لیے تینوں بہنیں دل کو مار کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی خاموشی سے کھانا کھا رہیں تھیں۔

اشفاق صاحب اپنی تینوں بیٹیوں کو خاموش دیکھ کر حیران ہوئے تھے لیکن خاموش رہے۔ دوسری طرف نوال کو لگا کہ ان تینوں کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی ہے۔ اس لیے تینوں بہنیں منہ بنا کر بیٹھی ہیں۔ نوال نے ان سے ابھی کچھ نہیں پوچھا کہ کہیں یہ لوگ عیسیٰ اور اشفاق کے سامنے نہ لڑ پڑے۔

www.novelsclubb.com

جہاں تک بات ان تینوں کی تھی تو وہ اپنے مسئلوں میں اس قدر گم تھے کہ دوسرے کی چپ کو محسوس نہ کر پائیں۔

عالیہ نے ایک نظر اشفاق اور نوال کو دیکھا۔ کیا وہ انہیں بتا سکتی تھی کہ اس نے شایان سے شادی نہیں کرنی۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کے ماں باپ انکار کی وجہ پوچھے گے اور اگر وہ یہ بتاتی کہ اسے شایان پسند نہیں ہے تو یقیناً اس کی بات کو کوئی خاطر میں نہ لاتا اور نوال اب خود زینب سے بات کر کے محض اس بات پر تو انکار نہیں کر سکتی تھی کہ عالیہ کو شایان پسند نہیں ہے۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا وہ جانتی تھی اس کا باپ اس کی یوں بے باکی سے اپنے رشتے سے انکار پر بے حد غصہ کرتے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ اپنے خیالات کو جھٹک کر کھانے میں مگن ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

عزاہ کی نگاہیں اپنی ماں پر ٹھہریں۔وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اگراس کی ماں کو بھنک بھی پڑگئی کہ اس کے دل میں کیا چل رہاہے تو یقیناًوہ اپنی ماں کی نگاہوں سے گرجاتی۔

عزاہ نے اشفاق کو دیکھا۔اس کے اس خیال سے رونگھٹے کھڑے ہوگئے اگر عزاہ نے یہ بات اشفاق کو بتائی تو کیا ہوگا۔اس دن گھر میں قیامت کا سماہو گا۔

اس نے بے اختیار نگاہیں چرائی۔

اب ان سب کو چھوڑ کر جائی یانہ کی طرف آؤ تو جائی یانہ نوالے کو چباتے ہوئے نوال کو دیکھ رہی تھی۔اس کی ماں کو اگر پتہ چل جاتا کہ یونیورسٹی کے پروفیسر کی اس پر گندی نظریں ہے اور اسے دھمکی بھی دی ہے تو نوال کے نزدیک قصوروار اس پروفیسر کی بجائے جائی یانہ ہوتی۔

نوال تو جب نیوز چینل پر کسی ریپ کے متعلق خبر سنتی تھی تو ان کے چہرے پر ناگواری پھیل جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ساری غلطی عورتوں کی ہوتی ہے۔نا یہ اس طرح اپنی ادائیں دکھائے نہ ان پر کسی مرد کی نظر پڑیں۔پھر سارا الزام بھی ان مردوں پر ڈال دیتی ہے۔"

اس کے کانوں میں یہ آواز آتے ہی وہ گھبرا گئی۔اس کی نظریں اشفاق پر پڑی تو اس کے اندر کی مایوسی تھوڑی اور بڑھی۔

وہ چاہے اشفاق کی کتنی ہی لاڈلی ہو، کوئی بھی باپ یہ برداشت ہر گز نہیں کر پائے گا کہ اس کی بیٹی پر کسی مرد کی گندی نظریں ہے۔اشفاق کو یہ بات بتانا اپنے لیے بربادی کا سامان خود اکھٹا کرنے کے مترادف تھا۔

اس نے بے دلی سے نوالا اپنے حلق سے اتارا۔گھر میں ایک عجیب تناؤ تھا جو ہر کوئی اپنے اپنے طریقے سے محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے کھانے کے بعد سب کمرے میں چلے گئے سوائے عالیہ کے۔

اس نے دوپہر میں بے دھیانی میں سنا تھا کہ نوال نے ابھی تک اشفاق سے بات نہیں کی اور شاید وہ اب کریں گیں۔عالیہ نوال اور اشفاق کے کمرے کے بند دروازے کے باہر کان لگا کر کھڑی ہو گئی۔عالیہ کے ضمیر نے یوں اس کے کان لگا کر باتیں سننے پر ملامت کی کہ یہ اخلاقیات سے ایک گری ہوئی حرکت ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس نے ضمیر کو یہ کہہ کر تھپکی دے دی کہ ابھی اخلاقیات کے چکر میں اس کی زندگی خراب ہو جائے گی۔

اگر کمرے کے اندر جھانکوں تو اس وقت اشفاق صوفے پر بیٹھے تھے۔
ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جس کو وہ اسٹڈی کر رہے تھے۔

جبکہ نوال بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ان کا رخ اشفاق کی جانب تھا۔نوال الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ کس طرح بات کا آغاز کریں۔اشفاق صاحب نے ان کی مشکل حل کر دیں۔انہوں نے فائل پر نظر جمائے نوال سے پوچھا۔

"آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہے؟!"

www.novelsclubb.com

نوال بری طرح ٹھٹھکی۔اشفاق نوال کو اچھے سے جانتے تھے کہ ان کے ذہن میں کب کیا چل رہا ہے۔نوال نے کچھ ہمت کی اور بالآخر اپنے الفاظ ترتیب دیے۔

"جی،ایک ضروری بات کرنی تھی۔آپ کام کر لے،پھر بات کریں گے۔"

اشفاق نے ان کی بات سن کر اپنی فائل ساتھ پڑی میز پر رکھی اور اپنے چہرے کا رخ نوال کے سامنے کر لیا۔

"بتائے،آپ نے مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ میں آج زینب کے گھر گئی تھی!"

نوال ایک لمحے کے لیے رکی اور اشفاق کے تاثرات دیکھے۔ اشفاق کے تاثرات انہیں نارمل دکھائی دیے۔

"ہم دونوں کے درمیان کچھ باتیں ہوئیں۔ باتوں ہی باتوں میں زینب نے مجھ سے اپنی ایک خواہش کا اظہار کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"زینب نے کونسی خواہش کا اظہار کیا ہے؟!"

اشفاق تھوڑے آگے کو ہوئے۔نوال کے چہرے کے تاثرات اور لہجے سے اشفاق کو بات سنجیدہ لگی۔

"زینب چاہتی ہے کہ شایان کی شادی عالیہ سے ہو جائے۔"نوال نے جھوٹ بولا۔ان کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"آپ نے کیا جواب دیا؟"کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد اشفاق نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو کہہ دیا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، شایان ہمارے گھر کا بچہ ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے زینب سے آپ سے پوچھنے کے لیے وقت مانگ لیا۔"

نوال کی بات سن کر اشفاق گہری سوچ میں پڑ گئے۔ نوال کو لگا کہ شاید اشفاق کو یہ رشتہ اچھا لگا ہے۔

"ویسے مجھے شایان بہت اچھا لگتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ شایان چھوٹی عمر میں کس طرح زینب اور نمرہ کا سہارا بنا۔ اس نے اپنا سارا کریئر خود بنایا ہے۔ آج کل کے لڑکوں کے مقابلوں میں وہ کتنا سنجیدہ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شایان ہمارے خاندان کا ہے، وہ ہمارا خون ہے اور اپنے مار کر بھی چھاؤں

میں ڈالتے ہے۔مجھے تو یہ رشتہ عالیہ کے لیے موزوں لگا ہے۔اب آپ خدا کے
لیے عالیہ کی پڑھائی کا کہہ کر انکار نہ کر دیجی ئے گا۔"

آخری بات میں نوال نے اپنا خدشہ بھی پیش کیا۔ان کے نزدیک
شایان ایک بہترین لڑکا تھا اور عالیہ کی پڑھائی کے چکر میں کم از کم شایان جیسے لڑکے
کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا تھا۔

"یہ تو آپ صحیح کہہ رہی ہے شایان واقعی میں ایک سلجھا ہوا لڑکا
ہے!" اشفاق نے سوچتے سوچتے شایان کی تعریف کی۔

عالیہ کا دل اشفاق کی یہ بات سن کر ڈوب گیا۔عالیہ کو اپنی آخری امید ٹوٹتی دکھائی دی۔

جبکہ نوال ان کی بات سن کر خوش ہوئی۔اشفاق کو اگر شایان عالیہ کے لیے پسند آگیا تھا تو پریشانی کی کوئی بات ہی نہیں رہی تھی۔

"اچھا تو اب میں زینب کو کیا جواب دوں؟"نوال نے کھلے ہوئے چہرے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی مجھے سوچنے تو دیں اتنی جلدی کس بات کی ہے!"اشفاق کو نوال کی جلد بازی بری طرح سے کھلی۔

"آپ سوچتے ہی رہ جائے گے اور زینب کسی اور سے شایان کی بات طے کر دیں گی۔اس نے صاف صاف کہا تھا کہ وہ جلد از جلد شایان کی شادی کرنا چاہتی ہے!"

نوال نہیں چاہتی تھی کہ اشفاق فیصلہ کرنے میں وقت لے کیوں کہ وہ جانتی تھی اشفاق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شایان کی کسی نہ کسی بات کا مسئلہ کھڑا کر کے رشتے سے انکار کر دے گے۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہے جیسے عالیہ کے پاس شایان کے علاوہ کوئی اور اچھا رشتہ ہی نہیں آئے گا۔"

"لیکن اتنا اچھا رشتہ تو نہیں آئے گا نا۔"

نوال نے انہیں کے انداز میں جواب دیا۔

"عالیہ کے بعد میری دو بیٹیاں اور ہے،ان کا بھی سوچنا ہے۔ایک بیٹی کی زمہ داری سے فارغ ہو گے تو ہی دوسری بیٹوں کی طرف آئے گے نا!"

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی ہو گئی۔عالیہ کو انتظار رہا کہ اشفاق انکار کریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی نہیں بولا۔

اشفاق کچھ نہ بولے تو نوال نے اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا۔

"میں کل زینب کو کال کروں گی اور ہاں کر دوں گی۔ اگر آپ عالیہ کے باپ ہے تو میں اس کی ماں ہوں عالیہ کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق میرے پاس بھی ہے۔"

نوال نے اٹل لہجے میں کہا۔ اشفاق کچھ پل انہیں دیکھتے رہے پھر اپنی میز پر پڑی اپنی فائل دوبارہ اٹھالی اور مصروف انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میری ایک بات مان لے۔ زینب کو کال کر کے جواب دینے کی بجائے اسے کہے کہ وہ کل یا پرسوں گھر آئے اور باقاعدہ طور پر عالیہ کا ہاتھ مانگے۔"

"آپ راضی ہے؟!" نوال نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

"شایان میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اپنی بیٹی کی بات یوں کال پر پکی کر کے زینب کے سامنے اس کی قدر نہیں گھٹا سکتا۔ جب تک زینب گھر آ کر مجھ سے رشتہ نہیں مانگے گی آپ کوئی جواب نہیں دے گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشفاق نے آخری بات انتہائی اٹل انداز میں کہی۔نوال نے ان کی بات پر کوئی اختلاف نہیں کیا۔ان کے لیے اشفاق کا راضی ہو جانا ہی کافی تھا۔

جبکہ باہر عالیہ کی ایسی حالت تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔اسے پتا تھا کہ اشفاق کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اندر کہیں اسے موہوم سی امید تھی کہ شاید اشفاق منع کر دے لیکن اس کی یہ امید بھی بری طرح ٹوٹی تھی۔

وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

زینب کی پڑھائی ایک دفعہ پھر بغیر کسی دقت کے شروع ہو گئی۔ام ہانی کو کالج لینے اور چھوڑنے اشفاق خود جاتے تھے۔زینب کے معاملے میں اب وہ بلکل بے نیاز ہو گئے تھے۔پہلے پھر اشفاق کچھ ضروری باتیں زینب سے پوچھ لیا کرتے تھے لیکن اب وہ بھی نہیں پوچھتے تھے۔ان کی بلا سے زینب جیے یا مرے،انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔پہلے وہ زینب کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ جایا کرتے تھے لیکن اب تو اس کو اپنے پاس سے گزرتا دیکھ کر یوں نظر انداز کر دیتے جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

اتنے سالوں سے اپنے بھائی کی بے رخی سہتے ہوئے بھی زینب خود کو اس سب کا عادی نہیں بنا پائی تھی۔اگر اسے اپنے بھائی کا اسے دیکھ کر اٹھ کر جانا برا

لگتا تھا تو ان کا یوں نظر انداز کرنا اس کو اندر تک زخمی گھول دیتا تھا۔وہ بعض اوقات سوچتی کیا وہ اتنی بے وقعت ہے کہ کوئی اس کے وجود تک کو نہ مانے۔

زینب نے دو سال دن رات ایک کر کے انٹر پاس کرنے میں لگا دیے۔ اس کی محنت کا پھل اس کے فیڈرل بورڈ میں ٹاپ کر کے ملا۔

جبکہ ام ہانی تین سال سیکنڈ ائیر میں فیل ہونے کے بعد دوبارہ فیل ہو گئی۔ام ہانی نے اس دفعہ فیل ہونے پر اپنی پڑھائی کو خیر باد کر دیا اور گھر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زینب اتنی بڑی کامیابی حاصل کر لینے کے بعد اب بی اے کرنا چاہتی تھی لیکن مریم نے اس کے اس مطالبے کو رد کر دیا۔

"اتنا پڑھ کر کیا کر لو گی؟ بعد میں تو یہی چولہا ہانڈی سنبھالنا ہے۔"

مریم کچن میں کھانا پکاتی زینب کو سمجھانے لگی۔

مریم کی باتیں سن کر زینب وقتی طور پر خاموش ہو گئی۔ دوسری طرف مریم اس کو خاموش دیکھ کر مطمئن ہو گئیں کہ زینب کو ان کی بات سمجھ آ گئی ہے۔ ان کا یہ اطمینان اسی وقت ختم ہو گیا جب رات کو برآمدے میں حسن کی موجودگی میں زینب نے اپنا یہ مطالبہ حسن کے سامنے دہرایا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا پڑھ لکھ کر تم نے کیا کر لینا ہے؟"

حسن نے زینب سے وہی بات پوچھیں جو دوپہر کو مریم نے پوچھیں تھیں۔

"وہی جو ہر انسان پڑھ لکھ کر کرتا ہے۔"

زینب نے دھیمے مگر متوازن لہجے میں کہا۔

"تمہارے سامنے میں نے نوال کو انٹر کروا کر گھر میں بٹھا دیا ہے، کیا تمہیں بھی نوال کی طرح خاموشی سے میرا فیصلہ نہیں مان لینا چاہیے؟!" حسن نے بظاہر اس سے سوال کیا تھا لیکن زینب جانتی تھی وہ اس سے جواب طلب نہیں کر رہے ہے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بس آپ سے آگے پڑھنے کا ایک مطالبہ کر رہی ہوں۔ میں نے ٹاپ کیا ہے اور میں ایک اچھی اسٹوڈنٹ ہوں۔ مجھے نہیں لگتا کہ مجھے اپنے آپ کو یوں گھر میں بیٹھ کر ضائع کرنا چاہیے۔" زینب آنکھیں نیچے کیے اپنا نظریہ سمجھانے کی پوری سعی کر رہی تھی۔

"میں تمہیں یونیورسٹی نہیں بھیجوں گا!" زینب کو سمجھ آگئی کہ ان کو کس بات پر اعتراض تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں میں اپنے کالج سے بی اے کر لوں گی۔" وہ یونیورسٹی جا کر پڑھنا چاہتی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو تھوڑا کم لینے پر راضی کر لیا۔

"اور فیس وہ تو اور بھی مہنگی ہو گی؟!" اس بار اعتراض مریم نے کیا تھا۔ انہیں پہلے ہی یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ انہیں تینوں لڑکیوں کا جہیز خود بنانا تھا۔ اس پر زینب کا یہ نیا خرچہ آ گیا تھا۔

"نہیں چچی فیس نہیں دینی پڑے گی بلکہ وہ لوگ مجھے اسکالرشپ دے گے۔" زینب نے کچھ جھجکتے ہوئے بتایا۔

"ہممم! اگر تم اپنی ان باتوں پر قائم رہو گی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" حسن نے سوچتے ہوئے کہا۔ زینب کا چہرہ کھل اٹھا۔

اس ساری گفتگو میں پہلی بار اشفاق نے حسن کو حیرت سے دیکھا۔ آخر وہ ایسے زینب کو آگے پڑھنے کی اجازت کیسے دے سکتے تھے۔ انہوں نے پہلے حسن کو دیکھا اور پھر ان کے سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔ زینب کا چہرہ کھلے ہوئے گلاب کی طرح لگ رہا تھا۔ لیکن اشفاق کو اس کی مسکراہٹ بہت بری لگی۔

اشفاق ایک حرف بھی بولے بنا اٹھ کر چلے گئے۔ زینب نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک جھلک میں اشفاق کے چہرے پر پھیلی ناگواری دیکھ لی تھی۔ زینب نے نظر انداز کر دیا۔ وہ اپنی خوشی کو خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کو اس رات بلکل بھی نیند نہیں آئی۔ وہ پوری رات چہکتے ہوئے چاند اور جگمگاتے ستاروں کی تصویریں کھینچنے میں مگن رہی۔ اپنے کیمرے کے لینز کو صاف کرنے سے مختلف زاویوں سے فوٹو لینے تک وہ بس اپنے بی اے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ان دو سالوں میں یہ کریں گی، کیا کیا ہو گا، کتنا مزا آئے گا، جس دن اسے بی اے کی ڈگری ملے گی وہ اتنا خوش ہو گی۔

وہ اپنی رو میں سوچے جا رہی تھی جبکہ دوسری طرف قسمت نے اس کے لیے کچھ اور سوچا ہوا تھا اور ہوتا وہی ہے جو قسمت نے سوچا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ سچ کہہ رہیں ہے!"

یہ آواز زینب کے کمرے میں موجود شایان کی تھی۔وہ سنگل صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ زینب اس کے ساتھ رکھے ڈبل صوفے پر بیٹھی تھی۔ان دونوں کے ہاتھ میں لال رنگ کے مگ تھے جس میں گرم گرم چائے تھی۔

www.novelsclubb.com

شایان آفس سے آنے کے بعد اکثر رات کے وقت اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر چائے پیتا تھا اور دونوں ایک دوسرے سے باتیں کیا کرتے تھے۔

ابھی کچھ دیر پہلے زینب نے اسے نوال کی آمد اور آنے کا مقصد بیان کیا
تھا۔

شایان زینب کی باتیں سن کر پھولے نہیں سمارہا تھا۔پہلے تو اسے زینب کی باتیں مذاق لگی لیکن زینب مذاق نہیں کرتیں تھیں۔وہ اس بات سے بھی واقف تھا۔

"آپ کہنا چاہ رہی ہے کہ نوال ممانی آپ سے میری اور عالیہ کے رشتہ کی بات کر کے گئیں ہیں!؟"

ساری باتیں سن لینے کے بعد بھی شایان نے ایک دفعہ دوبارہ تصدیق کروانا چاہا۔ زینب نے سنجیدگی سے شایان کا چہرہ دیکھ کر سر اثبات میں ہلایا شایان کے بہرے پر خوشی کے مارے ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ!"

شایان نے اپنی چائے سامنے پڑی میز پر رکھ دی۔ اسے یقین آنے کے لیے کچھ وقت درکار تھا۔ شایان خوشی سے اپنے ہاتھ کبھی چہرے پر پھیر رہا تھا تو کبھی بالوں پر۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایسے میں نمرہ بھی کمرے میں داخل ہوئی۔وہ کسی کام سے اپنی ماں کے پاس آئی تھی پر شایان کو یوں مسکراتا ہوا دیکھ کر وہ شایان کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"کیا ہوا بھائی،آپ اتنا خوش کیوں ہے؟"نمرہ نے اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھا جو فرط جذبات سے لال ہو رہا تھا۔

"بات ہی خوشی کی ہے!"شایان کی بجائے زینب نے جواب دیا۔ان کے سنجیدہ چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ لوگ سسپینس کیوں ڈال رہے ہے،صاف صاف بتائے آخر ہوا کیا ہے؟"

نمرہ نے باری باری ان دونوں کے چہرے کو دیکھا۔

"آج نوال بھابھی آئیں تھیں۔شایان اور عالیہ کے رشتے کی بات کرنے!" زینب نے اسے مختصر الفاظ میں بتایا۔

نمرہ کے تاثرات ایک دم سیدھے ہو گئے۔اس نے باری باری سب کو دیکھا۔

"اچھا!" نمرہ بس ایک لفظ کہہ کر زبردستی مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئی۔شایان تو ابھی ساتویں آسمان پر تھا اس نے نمرہ کے جانے پر غور نہیں کیا لیکن زینب نے غور کیا تھا لیکن ابھی اس بارے میں بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

شایان صوفے پر سے اٹھا اور اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا۔اس نے زینب کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بے حد جذباتی انداز میں بولا۔

"آپ نہیں جانتی، آپ نے میرے لیے کیا کیا ہے! میں ساری عمر آپ کا احسان مند رہوں گا۔آپ صبح انہیں کال کر کے میری طرف سے ہاں کر دیجیے گا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کو اپنے بیٹے پر پیار آیا۔زینب نے شفقت سے شایان کے بالوں پر

ہاتھ پھیرا۔

"اللہ تم دونوں کے نصیب اچھے کرے!" زینب نے دعا دی۔شایان

نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو چوما اور عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔اسے آج

تک اپنی ماں پر اتنا پیار نہیں آیا تھا۔

دوسری طرف نمرہ اپنے کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔اسے بے اختیار

عالیہ کا خیال آیا۔اس نے فوراً اپنا موبائل پکڑا اور عالیہ کا نمبر ڈائل کیا۔پہلی دو دفعہ تو

کال کا جواب نہیں دیا گیا مگر تیسری دفعہ کال اٹھا لی گئی۔

****

*

عالیہ اشفاق اور نوال کی بات سن لینے کے بعد واپسی کا راستہ طے کر رہی تھی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شکستہ حالت میں اپنے کمرے کے پاس پہنچی تو اسے اپنے موبائل کی رنگ ٹون سنائی دی۔

وہ اندر آئی اور اپنا موبائل پکڑا لیکن اس کا موبائل بجتے بجتے بند ہو چکا تھا۔اس نے دیکھا تو نمرہ کی دو مسڈ کال آئی تھی۔عالیہ نے نمرہ کو کال کرنا چاہی لیکن اس سے پہلے نمرہ نے خود کال کر دی۔

"یہ ابھی مجھے ماما کیا بتایا ہے؟ نوال ممانی ہمارے گھر آئیں تھیں اور تمہارے رشتے کی بات کر کے گئی ہے۔ تم نے بتانے کی بھی زحمت نہیں کی!"

اس نے سلام دعا کے بغیر ڈائریکٹ کام کی بات کی۔ نمرہ کا لہجہ تیکھا تھا۔

"مجھے خود یہ بات گھر آ کر پتا چلی ہے!"

www.novelsclubb.com

"اب تم کیا کرو گی؟" نمرہ نے فوراً پوچھا۔

"میں کیا کر سکتی ہوں؟" عالیہ نے تھکے ہوئے لہجے میں نمرہ سے پوچھا۔

"ماموں، ممانی سے بات کرو، انہیں بتاؤ کہ تم اس رشتے سے ناخوش ہو!"

عالیہ اس کی بات سن کر تھکا تھکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تم اچھے سے جانتی ہو کہ اماں بابا کس مزاج کے ہے۔ انہیں ہر بات پر اپنا کنٹرول چاہیے۔ اماں بابا کی سوچ پرانی ہے۔ وہ لڑکیوں کا یوں اپنی شادی کی بات اپنے منہ سے کہنے کو اچھا نہیں سمجھتے ہے۔ اگر میں نے اپنے حق کے لیے آواز اٹھائی

تو اماں بابا ضد میں آجائے گے۔ میرے بات کرنے سے معاملات سلجھنے کی بجائے مزید الجھ جائے گے۔ میں ان کے سامنے آواز نہیں اٹھا سکتی ہوں۔ مجھ میں کم از کم اتنا حوصلہ نہین ہے۔"

"اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ تم اپنی ساری زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ گزار لو جسے تم پسند نہیں کرتی ہو!" نمرہ بری طرح جھنجھلائی۔ "تم ایک دفعہ ممانی سے بات تو کرو یار! اس طرح نہ کرو میں تمہیں یوں سلینڈر کرنے نہیں دوں گی!"

www.novelsclubb.com

عالیہ جانتی تھی کہ نمرہ کو اس کی کتنی فکر تھی۔ عالیہ کی خاطر وہ اپنے بھائی کی خوشی میں خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اماں سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ کسی صورت نہیں مانے گی اور بابا کو تو تم جانتی ہو انہیں پتہ چلا کہ میں شایان سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں تو وہ اگلے دن ہی شایان سے میرا نکاح کروادے گے!"

عالیہ کی باتیں سن کر نمرہ خاموش ہو گئ۔ وہ جانتی تھی کہ عالیہ کی باتیں بلکل درست ہے۔ نوال اور اشفاق کی پرانی سوچ کے بارے میں پورا خاندان جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو اب تم کیا کرو گی؟" نمرہ نے دوبارہ وہی سوال کیا لیکن اس دفعہ لہجہ دھیما تھا۔

"میں کیا کر سکتی ہوں!" عالیہ نے بھی وہی جواب دیا۔اس دفعہ بے بسی صاف جھلکی۔

"کر تو تم بہت کچھ سکتی ہو!" نمرہ کی معنی خیز لہجے میں کہی بات عالیہ کو لمحے میں سمجھ آگئی۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی!" عالیہ نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری مرضی ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ یہ زبردستی کی شادی تمہارے ساتھ ساتھ میرے بھائی کی زندگی کو بھی خراب کر ڈالے گی جو میں ہرگز ہونے نہیں دوں گی۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

****

کچن میں عزاہ چائے پکا رہی تھی۔ عیسیٰ نے کچھ دیر پہلے اس کے کمرے میں آکر چائے کا مطالبہ کیا تھا۔ چائے کو ٹرے میں پکڑ کر وہ اوپر جا رہی تھی کہ اس کے کانوں میں نوال کی آواز سنائی دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آواز ڈرائنگ روم سے آ رہی تھی۔ عزاہ نے کسی خیال کے تحت ڈرائنگ روم میں جھانکا تو اسے نوال صوفے پر بیٹھی دکھائی دی۔ نوال کی عزاہ کی جانب پشت تھی۔ ان کے ہاتھ میں موبائل تھا۔ عزاہ ایک سیکنڈ میں جان گئی کہ اس کی ماں ہانی خالہ سے بات کر رہی ہے۔

دوسری طرف نوال اپنی بہن کو خوش خبری سنا رہی تھی۔ نوال اشفاق کی نیم رضا مندی پر بہت خوش تھی۔ نوال کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اشفاق شایان کے لیے اتنی جلدی مان جائیں گے۔ اشفاق کی بات سن لینے کے بعد نوال کا دل چاہا کہ وہ اسی وقت کسی کو یہ بات بتائیں اور ام ہانی ایک بیسٹ آپشن ہے۔

www.novelsclubb.com

"ام ہانی تم یقین نہیں کرو گی میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہارے بھائی اتنی جلدی شایان کے لیے رضامند ہو جائے گے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں نے جلد بازی میں کچھ غلط تو نہیں کر دیا۔"

نوال کچھ دیر کے لیے رکی اور دوسری طرف سے بات سننے لگی۔

"نہیں میں نہیں جانتی کہ وہ یہ سن کر کس طرح کا ردعمل دے گے کہ میں نے خود زینب سے رشتے کی بات کی تھی لیکن اتنا تو میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت بری طرح خفا ہو گے۔"

دوبارہ وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی۔

"تم فکر نہ کرو میں نے زینب سے بات کرلی ہے۔وہ یہ بات اشفاق کے سامنے نہیں کرے گی۔"

"بس میں تو اب شکرانے کے نفل پڑھوں گی۔عالیہ کے فرض سے تو ابو میں سبکدوش ہوئی۔"

نوال ابھی بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن عزاہ کو ان باتوں میں دلچسپی نہیں تھی۔اس کو جو جاننا تھا وہ جان گئی تھی۔شایان کو عزاہ سے چھین لیا گیا تھا۔نوال کی باتوں میں اس نے یہی بات اخذ کی تھی اور یہی اس کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کا باعث تھی۔اس کے اندر یکدم کچھ بھڑکا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

رات گہری ہو چکی تھی لیکن نیند سب کی آنکھوں سے غائب تھی۔

سب اپنے مستقبل کا لائحہ عمل طے کر رہے تھے۔

نوال اور اشفاق بستر پر لیٹے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔ دونوں کی ایک دوسرے کی جانب پشت تھی۔ اشفاق ان لمحات کے بارے میں سوچ رہے تھے جب نوال نے شایان کے رشتے کے بارے میں بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق شایان سے بہت متاثر تھے۔شایان بڑی مہارت سے کاروباری معاملات کو سنبھالتا تھا۔اس نے تھوڑے عرصے میں اپنی کمپنی کی ریپوٹیشن بہت اچھی کرلی تھی۔شایان کی تعریفیں بہت سی بڑی فرم کے مالکان بھی کرتے تھے۔ وہ واقعی میں سلجھا ہوا اور ایک اچھا انسان تھا۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ زینب کا بیٹا تھا۔اس زینب کا بیٹا جس سے اشفاق ساری عمر نفرت کرتے آئے ہے۔زینب کا ان کی بہن ہونا اشفاق کے لیے ایک ذلیل ہونے کا مقام تھا۔اب وہ اسے اپنی بیٹی دے کر سر پر نہیں چڑھا سکتے تھے۔ انہوں نے نوال کو منع کرنے کا سوچا تھا کہ اچانک انہیں خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

وہ شایان کو شیشے پر اتار کر اسے کسی طرح زینب سے دور کر سکتے تھے۔ وہ ایسا کر سکتے تھے۔ شادی کے بعد اشفاق کے پاس ہزاروں طریقے تھے جس سے وہ زینب کو سبق سیکھا سکتے تھے۔ اشفاق کی نفرت نے ان سے فیصلہ کروالیا۔

اشفاق نے ڈھکے چھپے الفاظ میں نوال کو ہاں کہہ دیا تھا لیکن انہوں نے نوال کو سختی سے تاکید بھی کر دی تھی کہ زینب کو یہاں ان کے گھر بلائے تاکہ وہ خود اشفاق سے رشتے کی بات کریں۔ پھر جا کر وہ زینب کو ہاں کا جواب دے گے۔ اس طرح ان کی ان کی تسکین ہو گی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق برسوں اس نفرت کی آگ میں جلتے آئے ہے۔ اتنے سال گزر جانے کے باوجود اشفاق ابھی تک وہی چھوٹے سے بچے تھے جو ماں باپ کے مرنے کا الزام زینب پر لگاتے تھے۔ ان کو اپنا فیصلہ اس وقت بہت اچھا لگا۔

دوسری طرف نوال زینب اور اس کے بچوں کی دو تین دن میں دعوت کرنے کا سوچ رہی تھی۔انہیں کیا پکانا تھا اور دعوت کے دیگر انتظامات، وہ ابھی سے پلاننگ کرنے لگ گئی تھیں۔ان کو شادی کے اخراجات کی بھی پریشانی لاحق تھی۔ نوال اخراجات کو گن رہی تھی۔ان کے پاس کچھ پیسے موجود تھے جو زیادہ نہیں تو ایک حد تک کام آسکتے تھے۔کچھ رقم اشفاق کے پاس بھی محفوظ ہو گی لیکن پھر بھی یہ سب ملا کر اتنی رقم نہیں بن پائے گی کہ یہ شادی کے لیے کافی ہو، انہیں کہیں سے ادھار بھی لینا پڑے گا۔ان کی رات مستقبل کی فکر کرتے گزر گئی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اپنے کمرے میں چت لیٹی تھی۔ کمرے کی ساری لائیٹس بند تھی ماسوائے ٹیبل لیمپ کے۔ ٹیبل لیمپ کی روشنی کمرے میں پھیلے اندھیرے کو کم کرنے کی پرزور کوشش کر رہا تھا۔

عالیہ اوپر کی جانب دیکھتی ہوئی اپنے آگے کا مستقبل سوچ رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو اپنی ماں کی جگہ پر رکھ دیا اور شایان کو اپنے باپ کی جگہ پر۔

اس نے ہر اس جگہ اپنے آپ کو کھڑا پایا جہاں وہ نوال کو دیکھتی آئی تھی۔ وہ محکوم تھی اور شایان حاکم تھا۔ وہ جو کہے گا اسے باتیں ماننی پڑے گی۔ اس پر غصہ کریں گا تو خاموشی سے سننا پڑے گا اور ہر وہ چیز جو اس کی ماں نے کری ہے

www.novelsclubb.com

مستقبل میں وہ بھی وہی سب کرتی دکھائی دے گی۔شایان سے شادی کرنے کا مطلب اپنی مرضی مکمل طور پر ختم کر دینا تھا۔

عالیہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس نے کوئی حل دوبارہ ڈھونڈنے کی تلاش کی لیکن کچھ نہ ملا۔عالیہ کی سنہری آنکھوں میں ایک منظر چھایا جو وہ حل کی تلاش میں آج بار بار دیکھ رہی تھی۔

وہ بیڈ پر سے بینچ پر بیٹھ چکی تھی اور اس کے کمرے کی در و دیوار کلاس روم کی دیواروں میں تبدیل ہو گئی تھی۔اس کے سامنے بینچ پر نمرہ بیٹھی تھی۔

"میرے پاس ویسے ایک حل ہے!" نمرہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

عالیہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"اگر ماموں ممانی تمہاری شادی زبردستی شایان بھائی سے کروائے تو تم آریان کو ساری صورتحال بتا کر اس سے مدد لے لینا!"

عالیہ اس سے کسی اچھے مشورے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن نمرہ کی لے تکی بات سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا!"

www.novelsclubb.com

عالیہ کو ایک دم طیش آیا۔عالیہ کو طیش میں آتا دیکھ کر نمرہ گڑ بڑا گئی۔

"دیکھو! میں تو ایک مشورہ دے رہی ہوں۔ویسے بھی ابھی کون سی تمہاری شادی شایان بھائی کے ساتھ ہو رہی ہے۔"نمرہ کی باتیں سن کر بھی عالیہ اسے گھورتی رہی۔

"اب تم مجھے اس طرح نہیں دیکھو۔میرا مشورہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔آریان مجھے اچھا انسان لگا ہے۔وہ تمہاری مدد کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کی بات عالیہ نے کاٹی۔

"تم دوبارہ یہی بات کر رہی ہو!"

"اچھا نہیں کرتی یہ بات، خوش!" نمرہ چپ ہو گئی۔

"ہاں! بہت زیادہ! آئندہ کے بعد اب میں تمہارے منہ سے آریان کا نام بھی نہ سنوں۔ کبھی سوچ سمجھ کر بھی انسان بول سکتا ہے۔۔۔۔۔۔" اس کے بعد عالیہ بہت دیر تک نمرہ کو سناتی رہی۔

www.novelsclubb.com

منظر آنکھوں سے تحلیل ہوا اور عالیہ اپنے حال میں آ گئی۔ اس کو کیا کرنا چاہیے تھا۔ وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھی۔ اس کو کیا کرنا چاہیے، کیا کرے وہ، اس کا ذہن بار بار نمرہ کے مشورے پر جا رہا تھا۔

بالآخر عالیہ نے نمرہ کے بے تکے مشورے پر توجہ دے ہی دی۔ آریان واقعی میں ایک اچھا انسان ہے۔ اس نے اس کی دو دفعہ مدد کی تھی۔ وہ اس سے کسی بھی طرح کی مدد مانگتی تو وہ شاید اس کی مدد کر دیتا لیکن اس نے آریان اور اپنی آخری ملاقات میں اس سے ملنے سے صاف انکار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اس طرح آریان سے مدد مانگتی اچھی نہیں لگے گی۔ اس کو ایک دم بے چینی ہو گئی۔ وہ کیا کرے۔

اس نے اسی حالت میں ایک فیصلہ لیا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔کم از کم وہ شایان کی غلامی میں اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے موبائل اٹھایا اور اس کی اسکرین پر تیزی رفتاری سے انگلیاں دبانے لگی۔وہ کال لاگ پر آئی اور اس نے آریان کے نمبر کے ساتھ تین ڈاٹس پر انگلی رکھی۔موبائل کی آسکرین پر ایک مینیو کھلا۔اس میں بہت سے آپشنز تھے جن میں سے ایک unblock کا تھا۔اس نے آپشن پر کلک کر دیا۔آریان کا نمبر ان بلاک ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔اس نے آریان کو ان بلاک کر دیا تھا لیکن وہ ابھی آریان کو کال نہیں کر سکتی تھی۔ابھی اسے اپنے ایک مخلص انسان سے مشورہ کرنا تھا کہ اس نے جو کیا ہے کیا وہ صحیح ہے۔اور کیا مجھے اس مخلص انسان کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے؟

عالیہ بیڈ پر لیٹ گئی۔اسے اپنا فیصلہ کچھ جلد بازی کا لگا لیکن اس کے علاوہ وہ اور کیا کر سکتی تھی؟

www.novelsclubb.com

****

عزاہ کے کمرے کی لائٹس چل رہی تھی لیکن عزاہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔اس کے کمرے میں شاور چلنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔اگر اس کے کمرے میں موجود واش روم کی طرف نگاہ ڈالو تو باتھ روم کا دروازکھلا ہوا ملے گا۔چوری چھپے اس کے باتھ روم کے اندر آؤ تو بلو کلر کی ٹائلز کا باتھ روم اس وقت سوگوار دکھائی دے رہا تھا۔

باتھ روم میں شاور چلنے کے ساتھ ساتھ سسکیاں بھی ابھر رہی تھی۔ اگر اس جگہ پر جاؤ جہاں شاور لگا تھا تو تمہیں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی لباس پہنے شاور میں بھیگتی دکھائی دے گی۔اس کے سیاہ بال جو جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے اب لٹوں کی صورت میں کمر، چہرے اور گردن سے لپٹ گئے تھے۔اس کے کپڑے شاور کی بوندوں سے بھیگ بھیگ کر اس کے بدن سے چپک گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عزاہ اس سب سے بے پرواہ بیٹھی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جو پانی کی بوندوں میں گم ہو رہے تھے۔ کبھی کبھی حلق سے گھٹی گھٹی سسکیاں بھی بر آمد ہو جاتی تھی۔

عزاہ نے جب سے نوال کی بات سنی تھی تب سے اس کو اپنا وجود کسی ان دیکھی آگ میں جلتا محسوس ہو رہا تھا۔اس کو گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں آئی تو اسے کسی پل چین نہیں مل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسی بے چینی کے عالم میں واش روم کی جانب بڑھ گئی اور شاور کے نیچے آ کھڑی ہوئی۔اس نے شاور کا نل ایک دم چلا دیا۔شاور سے پانی فوار کی

صورت میں برسنے لگا۔اس کو اپنا وجود آہستہ آہستہ گیلا ہوتا محسوس ہوا لیکن اندر کی آگ ہنوز جل رہی تھی۔وہ دھیرے دھیرے واش روم کے فرش پر بیٹھ گئی۔

عزاہ نے کم عمری میں محبت کی تھی۔اس کو شایان سے محبت تھی لیکن اس نے اس محبت کا اقرار کسی کے سامنے نہیں کیا تھا،شایان کے سامنے بھی نہیں۔ اس نے سب سے چھپا کر اپنی محبت کو پراون کیا تھا اور اب یہی محبت اس کے لیے ناسور ثابت ہونے والی تھی۔

عزاہ کو اس وقت ہر چیز سے نفرت محسوس ہوئی۔اسے اپنی ماں پر بھی غصہ تھا کہ وہ کیسے اس کے حصے کی خوشیاں عالیہ کی جھولی میں ڈال سکتی ہیں۔اس کی ماں کو پیار صرف عالیہ سے تھا اس لیے عالیہ کو بن مانگے شایان دے دیا گیا اور عزاہ کو کیا دیا گیا؟کچھ بھی نہیں۔

اس نے تو شایان کو ہر وقت مانگا تھا، نمازوں میں، عبادت میں، جب جب اسے کہا جاتا کہ اپنے لیے دعا مانگو تو وہ شایان کو مانگتی تھی۔اس نے جب جب ہاتھ اٹھائیں تھے اس نے شایان کا ساتھ مانگا تھا جیسے یہ دعا اس کی دعاؤں کا لازم جزو ہو۔

عزاہ نے ایک دفعہ پھر دعا مانگنا چاہی۔کیا پتہ یہی گھڑی قبولیت کی ہو۔

"پلیز اللہ مجھے وہ دے دے! وہ جیسا بھی ہے، مجھے وہ ہر حال میں قبول ہے۔اگر وہ میرے حق میں بہتر نہیں بھی ہے تو بھی مجھے وہی دے۔" عزاہ نے ایک ضدی بچے کی طرح دعا مانگی اور دوبارہ آنسو بہانے لگی۔

جب اسے کچھ ہوش آیا تو اس نے شاور بند کر دیا اور خالی الذہن کپڑے چینج کر کے باہر آگئی۔ سنہری آنکھوں میں تیرتا پانی اب بہتے بہتے خشک ہو چکا تھا۔ عزاہ نے اپنے بالوں میں سفید رنگ کا ٹاول باندھا ہوا تھا جس پر گلابی رنگ کی دھاریاں تھی۔ اس نے بالوں سے سارا پانی نچوڑا۔ اس نے ٹاول صوفے پر پھینک دیا اور ہئیر برش سے اپنے بال سلجھانے لگی۔

عزاہ کا چہرہ کھنڈر کی طرح ویران دکھائی دیتا تھا۔ اس کے اندر طوفان آجانے کے بعد ایک طویل سناٹا پھیل چکا تھا۔ عزاہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ کرتی بھی کیا؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کسی سے اس متعلق بات نہیں کر سکتی تھی۔اس کے پاس صرف اور صرف ایک راستہ تھا۔

اور وہ تھا خاموشی کا۔

جو اس نے خاموشی سے اختیار کر لیا۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ اپنے کمرے میں موجود کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ گلی بلکل سنسان تھی۔ سب لوگ سو چکے تھے۔ اسلام آباد اپنے جلدی سونے اور جلدی اٹھنے کی وجہ سے نوجوانوں کو خاصا بور لگتا ہے۔

جائی یانہ بظاہر گلی کو دیکھ رہی تھی مگر اس کے ذہن میں زید کی باتیں گردش کر رہی تھی۔ وہ اس وقت زید کی باتوں کو سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اب ان باتوں پر غور کر رہی تھی۔

"آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا کہ اب آپ یونیورسٹی نہیں آئیں گی۔ مجھے نہیں لگتا تھا کہ آپ آفتاب یا کسی بھی ایسے شخص سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھے گی لیکن آپ نے بھی ویسا ہی کیا جیسے سب کرتے ہے۔ آپ ڈر گئی ہے اور اپنے ڈر کی غلام بن رہی ہے۔"

جائی یانہ مزید اداس ہوئی۔

"آپ اس بات پر اپنی انرجی ویسٹ نہ کریں کہ آپ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس بات کے بارے میں سوچے کہ آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گی۔ آپ کے پاس اگر مسئلہ ہے تو یقین کریں کہیں نا کہیں حل بھی ضرور چھپا ہو گا۔ آپ کو بس اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سوچنا چاہا لیکن جائی یانہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔ وہ آخر کیا کرتی۔ اس کے مسئلے میں تو بس مسئلے ہی مسئلے تھا۔ حل تو دور دور تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"آپ کو جائی یانہ بن کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے۔ یہ سوچنا چھوڑ دے کہ آپ ایک لڑکی ہے بلکہ یہ سوچے کہ آپ جائی یانہ ہے اور سوچے جائی یانہ اپنے زندگی کے مسئلوں کو کس طرح حل کرتی ہے آپ بھی اس مسئلے کو اسی انداز میں حل کرے۔"

جائی یانہ سوچنے لگی آخر جائی یانہ ہوتی تو کیا کرتی۔ اب کی بار اس نے اپنا فوکس اس بات پر نہیں لگایا کہ وہ کیا کرتی بلکہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ جائی یانہ کیا کرتی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کی طویل سوچ کے بعد جائی یانہ کو کچھ سوجھا۔اس کی بھوری آنکھیں چمک اٹھی۔اس کا دماغ اب انتہائی تیزی سے کام کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا ایک خیال ایک پلان کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔

اس نے پورا پلان بنا لینے کے بعد ایک آخری دفعہ اس پلان پر نظریں ثانی کی۔ پھر اس نے یہ فیصلہ لے لیا کہ وہ اسی پلان پر عمل کریں گی۔

اس کا پیپر پرسوں تھا۔کل اس کی چھٹی تھی۔اپنے پلان پر اسے پرسوں کام کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔اسے خدشات بھی تھے کہ اگر یہ پلان بگڑا تو بہت کچھ خراب ہو جائے گا لیکن اب اس کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔اب وقت آگیا تھا کہ ان درندوں کو سبق سکھایا جائے جو انسان کے بھیس میں معاشرے میں معزز بنے ہوئے ہے۔

****

www.novelsclubb.com

زینب کالج سے گھر جا رہی تھی۔اس کے بی اے کی کلاسز کو شروع ہوئے تقریباًایک مہینہ ہو چکا تھا۔اب زینب اکیلے آیا کرتی تھی۔ام ہانی اور محلے کی دوسری لڑکیوں نے اپنی پڑھائی چھوڑ دی تھی۔

زینب اپنے چہرے کو چادر سے چھپائے جا رہی تھی کہ اسے سامنے سے ایک لڑکا آتا دکھائی دیا۔

زینب اس لڑکے کو جانتی تھی۔یہ لڑکا ان کے پڑوس میں رہتا تھا۔ان کے گھر اور اس لڑکے کے گھر کی دیواریں ملی ہوئی تھی۔زینب کو یہ لڑکا بلکل بھی صحیح نہیں لگتا تھا۔لڑکا زینب کو دیکھ کر مسکرایا۔زینب لڑکے کو نظر انداز کر کے آگے کی طرف چلتی گئی۔

زینب جلد از جلد اپنی گلی میں پہنچنا چاہتی تھی کیونکہ گلی میں وہ لڑکا اس کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔وہ لڑکا کچھ دنوں سے اسے دیکھ کر یونہی معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔زینب خاموشی سے گردن جھکائے چلی جاتی تھی لیکن آج اپنے محلے میں آجانے کے باوجود اس نے زینب کا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ یونہی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے آتا رہا۔

زینب کے صحیح معنوں میں پسینے چھوٹ گئے۔اگر حسن یا اشفاق اس لڑکے کو زینب کا پیچھا کرتا دیکھ لیتے تو آج قیامت برپا ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پہلے سے تیز قدم اٹھاتی اپنے گھر تک پہنچی اور دروازہ بند کر دیا۔اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا ہوا تھا۔اسے یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ اگر محلے میں سے کسی نے اس لڑکے کو یوں اس کا پیچھا کرتے دیکھا ہو گا تو اس کے بارے میں کیا سوچا ہو گا۔

زینب دروازے سے لپٹی اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ اسے ام ہانی کی آواز سنائی دی۔

"راستے میں تم نے کیا کسی جن بھوت کو دیکھ لیا تھا؟!"

ام ہانی برآمدے میں کھڑے ہو کر بڑے معنی خیز انداز میں سوال کیا تھا۔ام ہانی کے چہرے میں موجود مسکراہٹ زینب کو بری طرح چبھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے؟اپنے کام سے کام رکھا کرو!"

اتنا کہہ کر زینب وہاں سے چلی گئی۔ام ہانی کے چہرے پر ایک کمینی مسکراہٹ سج گئی۔

****
*

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)